نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

امثالِ صحیح بُخاری

مفتی محمد کریم خان

P.H.D (سکالر) و ایم فل علوم اسلامیہ

قادری رضوی کُتب خانہ۔ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

مَولَای صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِم

هُوَ الحَبِیبُ الَّذِی تُرجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ہَولٍ مِّنَ الاَہوَالِ مُقتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ
وَالفَرِیقَینِ مِن عُربٍ وَّمِن عَجَمِ

فَاِنَّ مِن جُودِکَ الدُّنیَا وَضَرَّتَہَا
وَمِن عُلُومِکَ عِلمَ اللَّوحِ وَالقَلَمِ

مکتبہ حنفیہ ■ قادری رضوی کتب خانہ ، لاہور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

مفتی محمد کریم خان

P.H.D (سکالر) و ایم فل علوم اسلامیہ

گنج بخش روڈ، لاہور 042-37213575

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب	ـــــــ	امثال صحیح بخاری
تصنیف	ـــــــ	مفتی محمد کریم خان
نظر ثانی	ـــــــ	محمد طاہر
اشاعت بار اول	ـــــــ	محرم الحرام/ دسمبر 2011ء
صفحات	ـــــــ	168
زیر نگرانی	ـــــــ	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	ـــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ـــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	ـــــــ	1100
قیمت	ـــــــ	[illegible] روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

فہرست ابواب وموضوعات

باب سوم — عبادات

باب چہارم — اخلاق وفضائل

باب پنجم — متفرق

انتساب

امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ

محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

مقدمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، مسلمان بنایا، اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا اور اسلام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔

اور بے انتہا درود وسلام ہو۔ اس کے محبوب مکرم رسول معظم ﷺ پر کہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی ہم جیسے گناہگاروں کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے گذاری اور جب بھی کوئی اہم موقع آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایات و نوازشات ہونے لگیں تو اس غمخوار اور سراپا رحمت ہستی نے یہ دعا ضرور کی، کہ یا اللہ میری اُمت کو بخش دے۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے اُمتیوں کی ہدایت وراہنمائی فرماتے ہوئی گذاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو بھی امت کو ہدایت وراہنمائی کے دو سرچشمے عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما:
کتاب اللہ وسنۃ نبیہ "(۱)

"کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنتِ نبی ﷺ یعنی حدیث۔"

قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور مذہبی زندگی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایات اور راہنمائی فراہم کرتے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کی بات بذریعہ مثالیں ہمارے ذہن نشین کرانا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث

۱۔ i۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث ۱۵۹۴ ii۔ مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۳۱۹

دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں سابقہ انبیاء کرام اور گذشتہ اقوام کی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ تا کہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان سے عبرت حاصل کریں، یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی جس میں مثالیں موجود نہ ہوں۔

چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصود صرف مثالیں بیان کر دینا نہیں ہے بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا، اور لوگوں کو پند ونصائح کرنا ہے۔

مثال کا مقصد:

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کیلئے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح اور محسوس ہو، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے مثال کے ذریعے سے گویا اس کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرز بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے کیونکہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ کرنا چاہتے ہیں، زیادہ تر غیر مرئی وغیر محسوس ہیں۔ اس لیے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ.(۲)

ترجمہ: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کریں۔

۲۔ الحشر ۵۹:۲۱

قرآن مجید نے بہت ساری باتیں ہمیں مثالوں کے ذریعہ سمجھائی ہیں، جس طرح کہ قرآن مجید مؤمن کی مثال بیان فرماتا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ٥ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ.(۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کے جیسی فرمائی، جس کی جڑ قائم ہو اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے غور وفکر کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔

قرآن مجید کی اتباع میں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری باتیں مثالیں دے کر سمجھائی ہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں منافق کی مثال بیان ہوئی ہے:

مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة.(۴)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں اور کبھی اس ریوڑ میں۔

اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ احادیث میں جو باتیں سمجھائی گئی ہیں، ان کو عام کیا جائے، لوگوں تک پہنچایا جائے اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کو بیان کیا جائے تا کہ لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔

۳۔ ابراہیم ۱۴: ۲۴-۲۵ ۴۔ مسلم، رقم ۷۰۴۳

چونکہ امثال القرآن پر تو پہلے کافی کام ہو چکا ہے لیکن امثال الحدیث ایک ایسا موضوع ہے جس پر کام بہت کم ہے۔اس موضوع سے متعلق جو مواد ہے وہ بڑی بڑی کتب میں پھیلا ہوا ہے، جن تک عام لوگوں کی رسائی بہت مشکل کام ہے۔ چونکہ یہ مواد بڑی بڑی ضخیم کتب میں پھیلا ہوا ہے اوران تمام کتب میں موجودہ مثالوں کا تجزیہ کرنا اوران سے مستنبط مسائل ونصائح کا احاطہ کرنا، یہ ایک وسیع موضوع ہے اوراس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔ اس لیے اس کتاب میں کتب احادیث صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری سے امثال الحدیث کا انتخاب کیا گیا ہے تا کہ ممکنہ حد تک اس کتاب میں موجود مثالوں کا احاطہ ہو سکے، اور جو مثالیں اس کتاب میں بیان ہوئیں ہیں ان سے حاصل ہونے والے مسائل اور نصیحتیں ایک کتابی شکل میں جمع ہو جائیں تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ ان مثالوں سے مستفید ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آقا کریم ﷺ کے توسل سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے، اس کا نفع دائمی فرمائے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

مفتی محمد کریم خان عفی عنہ

اچھرہ لاہور

۱۳ شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۲ ستمبر 2011ء

باب اوّل

معنیٰ ومفہوم اور ضرورت واہمیت

فصل اوّل	حدیث، مثال، مسائل اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم
فصل دوم	امثال الحدیث کی ضرورت و اہمیت
فصل سوم	امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

فصل اوّل

حدیث، مثال، مسائل اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم

حدیث کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ و مفہوم

لغوی معنیٰ:

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور مؤنث کے طور پر استعمال ہوتا ہے یہ لفظ قدیم کی ضد ہے اور واحد کا صیغہ ہے، اس کی جمع کیلئے حداث، حدثاء، احادیث، حدثان، کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔
یہ لفظ درج ذیل معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

بات، نئی چیز، بیان، ذکر، قصہ، کہانی، تاریخ، خبر، جدید، نیا، داستان، افسانہ۔(۱)

۱۔ i۔المنجد (مترجم)، ح،ص ۱۹۳ — ii۔فیروز اللغات (اردو)، ح،ص
iii۔علمی اردو لغات، ح،ص ۶۴۳ — iv۔کریم اللغات مع اضافہ عظیم اللغات، ح،ص ۸۱
v۔مصباح اللغات، ح،ص ۴۱ — vi۔لغات القرآن، ح، ج ۲،ص ۴۷۸
vii۔قاموس القرآن، ح،ص ۲۰۵ — viii۔لغات الحدیث، ح،ص ۳۱
ix۔القاموس الوحید، ح،ص ۳۱۷ — x۔غیاث اللغات (فارسی)، ح،ص ۱۶۹
xi۔معجم متن اللغۃ، ۲۲۰، ص ۴۰

اصطلاحی معنیٰ:

اصطلاح شرع میں لفظ حدیث نبی کریم ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو کہتے ہیں اور اثر صحابی کے قول، فعل یا تقریر کو، اسی طرح تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں، اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر بھی کہتے ہیں۔(۲)

علم الحدیث:

i۔ ایسا علم جو رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والا ہو اور اسی طرح صحابی یا تابعی کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والے علم کو بھی علم الحدیث کہتے ہیں۔

ii۔ جس کی نسبت اور اضافت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو خواہ قول ہو یا فعل، سکوت وتقریر ہو یا صفت وخوبی، وہ حدیث ہے اور اس کا جاننا علم الحدیث کہلاتا ہے۔(۳)

۲۔ i۔ المعجم الوسیط، ح، ج ا، ص ۳۱ — ii۔ لسان العرب، ث، ج ۲، ص ۳۱
iii۔ لغات الحدیث، ح، ص ۳۱ — iv۔ قاموس القرآن، ح، ص ۲۰۵
v۔ لغات القرآن، ح، ج ۲، ص ۴۷۸ — vi۔ مصباح اللغات، ح، ص ۴۱
vii۔ المنجد (مترجم)، ح، ص ۱۹۳ — viii۔ القاموس الوحید، ح، ص ۳۱۷
ix۔ غیاث اللغات، ح، ص ۱۶۹

۳۔ i۔ لغات الحدیث، ح، ص ۳۱ — ii۔ فتح الملہم، ج ا، ص ۲
iii۔ تیسیر مصطلح الحدیث (اردو)، ص ۱۹ — iv۔ تذکرۃ المحدثین، ص ۳۴
v۔ عمدۃ القاری (مقدمہ)، ج ا، ص ۸ — vi۔ فیوض الباری (مقدمہ)، ج ا، ص ۳۵

لفظ مثل لغوی و اصطلاحی معنیٰ و مفہوم

لغوی معنیٰ: یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع امثال ہے یہ لفظ درج ذیل مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مانند، نظیر، کہاوت، افسانہ، مشہور قول، تشبیہ، مسائل ت، روایت، معیار، نمونہ، صفت، بات، دلیل، مقدار، ہم صورت، ہم شکل، کہانی، داستان، یکساں، ویسا ہی، موافق، جیسا، تصویر، صورت، حکایت۔(۴)

اصطلاحی معنیٰ: اصطلاحی طور پر لفظ مثل اور امثال مختلف مفاہیم کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔کسی غیر واضح اور غیر محسوس چیز کو واضح اور محسوس شئے کے ساتھ تشبیہ دینا۔

۲۔نگاہوں سے اوجھل چیز کا موجود شئے کے ذریعے استعارہ کے ساتھ مشاہدہ کروانا

۳۔سانچہ یا نمونہ یا ناپ جس کے ذریعے کوئی چیز بنائی جائے۔

۴۔کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو مسائل ت و نصیحت کے طور پر بیان کیا جائے۔

۵۔کوئی مشہور قول یا بات جس سے کوئی مسائل یا نصیحت حاصل کی جائے۔(۵)

۴۔ i۔لسان العرب، ل، ج۱۱، ص۶۱۰ — ii۔تاج العروس، ل، ج۱۵، ص۶۸۰

iii۔المفردات فی غریب القرآن، م، ص۴۶۲ — iv۔الصحاح، ل، ج۵، ص۱۸۱۶

v۔المنجد (عربی)، م، ص۷۴۶ — vi۔المنجد (مترجم)، م، ص۹۴۶

vii۔القاموس الوحید، م، ص۱۵۲۳ — iii۔فیروز اللغات، الف، ص۱۲۱

ix۔ایضاً، م، ص۱۲۰۳ — x۔غیاث اللغات، م، ص۴۵۲

۵۔ i۔المفردات فی غریب القرآن، م، ص۴۶۳ — ii۔الصحاح، ل، ج۵، ص۱۸۱۶

iii۔المنجد، (عربی) م، ص۷۴۷ — iv۔تاج العروس، ل، ج۱۵، ۶۸۱

v۔القاموس الوحید، م، ص۱۵۲۳ — vi۔لسان العرب، ل، ج۱۱، ص۶۱۳

vii۔غیاث اللغات، م، ص۴۵۲

مسائل کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ و مفہوم

لغوی معنیٰ:

یہ لفظ عربی زبان کا ہے اور اردو زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے لفظ مسئلۃ کی جمع ہے۔ یہ لفظ درج ذیل معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے

حاجت، طلب و فرمائش، قابل دریافت بات، حل طلب، زیر بحث سوال، معمولی بات، معاملہ، رکھ رکھاؤ کا معاملہ۔(۶)

اصطلاحی معنیٰ:

اصطلاحی طور پر یہ لفظ مختلف مفاہیم و مطالب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

i۔ وہ قضیہ جس پر برہان قائم کی جائے۔(۷)

ii۔ احوال میں غور و فکر کرنے کو مسائل کہتے ہیں۔(۸)

iii۔ مسائل اس اصل کو کہتے ہیں جو نظائر کا مرجع ہو۔(۹)

iv۔ احوال و کیفیات میں سوچ و بچار کرنے کا نام مسائل ہے۔(۱۰)

v۔ وہ معاملہ جس پر غور و فکر کر کے حل نکالا جائے۔(۱۱)

vi۔ دلائل و نظائر سے معاملات کا حل تلاش کرنا۔(۱۲)

۶۔ i۔ المنجد، س، ص ۵۳۳ — ii۔ القاموس الوحید، س، ص ۱۰۴۰

iii۔ فیروز اللغات، س، ص ۸۰۴ — iv۔ علمی اردو لغت، س، ص ۱۰۰۵

v۔ لسان العرب، ل، ج ۱۱، ص ۵۳۱ — vi۔ غیاث اللغات، س، ص ۳۲۶

vii۔ لغات القرآن، س، ج ۳، ص ۱۱۲۷ — viii۔ نسیم اللغات، م، ص ۶۴۷

۷۔ لغات القرآن، س، ج ۳، ص ۱۱۲۷ — ۸۔ المنجد، س، ص ۵۳۳

۹۔ مصباح اللغات، س، ص ۵۲۸ — ۱۰۔ لسان العرب، ل، ج ۱۱، ص ۵۳۱

۱۱۔ معجم متن اللغۃ، س، ج ۴، ص ۱۱ — ۱۲۔ المعجم الوسیط، ل، ج ۲، ص ۵۸۰

نصائح کا لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

لغوی معنیٰ:

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور جمع کا صیغہ ہے، اس کا واحد عربی میں نصح اور اردو میں نصیحت ہے، عربی زبان میں جمع کے صیغے کیلئے دو لفظ اور نصاح، نصح استعمال ہوتے ہیں۔ اس لفظ کے درج ذیل معانی آتے ہیں۔

نصیحت، پند، اچھی اصلاح، نیک مشورہ، اچھی بات، تنبیہ، مسائل، بھلائی، ہدایت، خالص ہونا، صاف ہونا، سچی اور پختہ توبہ کرنا، خالص اور سچی دوستی کرنا، نصیحت کرنا، بے غل وغش ہونا، سیراب کرنا، ہمدردی۔ (۱۳)

اصطلاحی معنیٰ:

اصطلاحی طور پر یہ لفظ درج ذیل مفاہیم ومطالب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کسی کو ایسی بات بتانا جس میں سننے والے کا مفاد ہو۔ (۱۴)

۲۔ ایک دوسرے کی ہمدردی کے طور پر اچھی بات کہنا۔ (۱۵)

۳۔ کسی سے ہمدردی وخیر خواہی کا طالب ہونا۔ (۱۶)

۱۳۔ i۔ المنجد (مترجم)، ن، ص ۱۰۲۰ ii۔ القاموس الوحید، ن، ص ۱۶۵۴۔۱۶۵۵
iii۔ غیاث اللغات، پ، ص ۱۰۳ iv۔ لسان العرب، ح، ج ۲، ص ۶۱۵
v۔ المنجد (عربی)، ن، ص ۸۱۱ vi۔ الصحاح، ح، ج ۱، ص ۴۰۱
vii۔ المفردات فی غریب القرآن، ن، ص ۴۹۴
viii۔ تاج العروس، ح، ج ۴، ص ۲۳۰ ix۔ فیروز اللغات، ن، ص ۱۳۶۲

۱۴۔ لسان العرب، ح، ج ۲، ص ۶۱۶ ۱۵۔ الصحاح، ح، ج ۱، ص ۴۱۱

۱۶۔ تاج العروس، ح، ج ۴، ص ۲۳۱

۴۔کسی غلطی یا گناہ پر لوٹنے کے شائبے سے توبہ کا صاف و خالص ہونا۔(۱۷)

۵۔خیر خواہانہ مشورہ جس میں نیکی کی دعوت اور فساد سے اجتناب کی ترغیب ہو۔(۱۸)

۶۔ایسی توبہ کرنا جس میں کسی قسم کی ریاکاری و تردد کا شائبہ تک نہ ہو۔(۱۹)

۱۷۔ المفردات فی غریب القرآن، ن، ص ۴۹۴

۱۸۔ القاموس الوحید، ن، ص ۱۶۵۵

۱۹۔ غیاث اللغات، ن، ص ۵۲۵

فصل دوم

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ لھو ولعب سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور مسائل کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور مسائل کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ کیلئے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے مسائل ونصیحت حاصل کریں۔ قرآن مجید سے تین مثالیں:

جیسا کہ قرآن مجید نے ایمان نہ لانے والوں کی مثال بیان فرمائی۔

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ o صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ o (۱)

ترجمہ: ان کی مثال (جو ایمان نہیں لائے) اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو جب اس سے آس پاس روشن ہو گیا تو اللہ ان کی روشنی لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا اور انہیں کچھ سجھ نہیں آتا۔ وہ بہرے گونگے ہیں اور لوٹنے والے نہیں ہیں۔

۱۔ البقرۃ ۲: ۱۷۔۱۸

کفار کی مثال قرآن مجید نے بیان فرمائی:

۲. مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥(۲)

ترجمہ: کفار کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایسے شخص کو پکارے کہ جو چیخ و پکار کے علاوہ کچھ اور نہ سنے، وہ (کفار) بہرے گونگے اندھے اور بے عقل ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں اہل ایمان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال بیان ہوئی۔

۳. مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥(۳)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس دانہ کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھائے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔

قرآن کریم کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی لوگوں کی رہنمائی کیلئے مثالوں سے اپنے کلام کو مزین کیا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مؤمن اور کافر کی مثال بیان فرمائی۔

۲۔ البقرہ:۱۷۱

۳۔ البقرہ:۲۶۱

۱۔ مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر الارزة المجذبة علی اصلها لا یفیئها شئی حتی یکون انجعافها مرة واحدة . (۴)

ترجمہ: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے ہوا اُسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے منافق کی مثال بیان فرمائی:

۲۔ مثل المنافق کمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة . (۵)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے ۔کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

چنانچہ ان مثالوں میں ہمارے لیے بے شمار مسائل ونصائح موجود ہیں۔ان مثالوں کی روشنی میں ہم اپنا حال بہتر بنا سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کیلئے ایک روشن لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امثال القرآن کی طرح امثال الحدیث بھی ہمارے لیے نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ اب ان مثالوں کے متعلق دو باتیں غور طلب ہیں کیونکہ مثالیں تو قرآن نے بھی بیان کی ہیں اور حدیث نے بھی ۔تو پہلی غور طلب بات یہ ہے کہ آیا امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں کوئی ربط وتعلق بھی ہے یا کہ نہیں؟ اور دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ حدیث میں مثال بیان کرنے کی وجہ کیا ہے؟ لہٰذا اب اگلی فصل میں ہم انہی دو باتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

۴۔ بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۵، ص ۵۴۶

۵۔ مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۶۳

فصل سوم

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا کئی لحاظ سے آپس میں ربط و تعلق ہے، ذیل میں ہم باہمی ربط و تعلق کے چند نکات کے حوالے سے جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ دونوں بذریعہ وحی:

امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا ہم تک پہنچنے کا ذریعہ ایک ہی ہے اور وہ ذریعہ وحی ہے۔ قرآن کی امثال بھی وحی کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور حدیث کی مثالیں بھی بذریعہ وحی ہم تک پہنچی ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ قرآن کی مثالیں وحی متلو ہیں اور حدیث کی امثال وحی غیر متلو ہیں (۱)۔ ورنہ امثال القرآن کی وحی بھیجنے والا بھی وہی خالق و مالک ہے اور امثال الحدیث کی وحی بھیجنے والا بھی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔

حدیث کے وحی الٰہی ہونے اور محفوظ ہونے کے دلائل:

جس طرح قرآن مجید وحی الٰہی ہے اسی طرح حدیث مبارکہ بھی وحی الٰہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (۲)

ترجمہ: وہ یعنی نبی کریم ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے بلکہ جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ (وہ وہی کلام فرماتے ہیں)

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو وحی کہا گیا ہے اور اس سے قرآن کی طرح حدیث مبارکہ بھی مراد ہے۔ (۳)

۱۔ علوم القرآن، ص ۴۰ ۲۔ النجم ۵۳: ۳،۴ ۳۔ ضیاء القرآن، ج ۵، ص ۱۱

علامہ ابن حزم ظاہری اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام میں قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کو ذکر کرتے ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝(۴)

اس آیت مبارکہ سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ حدیث رسول بھی وحی ہے اور ذکر سے مراد حدیث بھی ہے اور حدیث بھی محفوظ ہے۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا اور فرمایا کہ!

اس کے نبی کا کلام سب کا سب وحی ہے اور وحی بالاتفاق ذکر ہے اور ذکر محفوظ ہے۔ اس لیے یہ بات درست ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام تمام کا تمام محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور اس نے ضمانت دی ہے کہ اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوگا۔ اس لیے جس چیز کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے وہ یقیناً محفوظ رہے گی۔ پس کلام نبوی ﷺ ہم تک سب کا سب منقول ہو چکا ہے اور اس بناء پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہم پر ہمیشہ کیلئے قائم ہو چکی ہے۔(۵)

۴۔ الحجر ۱۵:۹ ۵۔ الاحکام فی اصول الاحکام، ج ۱، ص ۹۹

۲۔ دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں:

جس طرح امثال القرآن کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر کی اور حضور ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہمارے کانوں تک پہنچیں، بالکل اسی طرح امثال الحدیث کی وحی بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر کی۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہماری راہنمائی کا باعث بنیں۔ چنانچہ اس سے بڑھ کر اور کیا ربط اور تعلق ہوگا کہ دونوں طرح کی امثال کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نازل کی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہم آج ان سے مسائل ت اور راہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

دلیل:

قرآن اور حدیث دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال ھمام احسبہ قال متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار .(۶)

مفہوم:

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھ پر تو قرآن بھی نازل ہوتا ہے اور حدیث بھی۔ میں تو تمہیں قرآن بھی بیان کرتا ہوں اور حدیث بھی۔ مگر اے میرے صحابہ اس وقت جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے مجھ سے سوائے قرآن کے کوئی چیز نہ لکھو تا کہ قرآن اور حدیث کا آپس میں التباس نہ ہو۔ اور جس کسی نے قرآن کے علاوہ مجھ سے کوئی چیز لکھی وہ اسے مٹا دے۔ اس فرمان کے ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاں مجھ سے زبانی روایت کرنے میں کوئی حرج

۶۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۵۱۰، ص ۱۱۹۷

نہیں ہے۔ مجھ سے زبانی روایت کرو اور جس کسی نے میری طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت صرف قرآن کریم لکھنے کا اہتمام کرو۔۔۔اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے۔ اس لیے حضور ﷺ نے خاص اہتمام تو کتابت قرآن کا فرمایا، کاتبین وحی مقرر فرمائے البتہ جن لوگوں نے از خود حدیث نبوی ﷺ کی کتابت کی اجازت چاہی ان کو اجازت دے دی اور بوقت ضرورت خود بھی خاص خاص احکام اور خاص خاص خطبوں کے لکھنے کا حکم دیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ کتابت حدیث میں ذرہ برابر کوئی حرج نہیں بلکہ یہ امر مستحسن ہے۔(۷)

اس عبارت میں دو مقامات پر "اس وقت کے" الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ممانعت کتابت بھی ایک خاص وقت کیلئے تھی۔ اور پھر حدیث کی روایت کی ممانعت تو اس وقت بھی نہ تھی۔ یہ فقرہ کہ " اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے" بتا رہا ہے کہ اس خاص وقت میں بھی صرف اور صرف قرآن اور حدیث کے آپس میں خلط ملط ہونے کی وجہ سے ممانعت تھی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہ تھی۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ پورا کا پورا قرآن جس میں امثال القرآن بھی شامل ہیں حضور ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا اور پوری کی پوری حدیث جس میں امثال الحدیث بھی شامل ہیں، حضور ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور ان دونوں کو ہم تک پہنچانے والی شخصیت صرف اور صرف ایک حضور ﷺ ہی ہیں۔

۷۔ حجیت حدیث، ص ۱۱۳

۳۔امثال القرآن کی امثال الحدیث سے وضاحت:

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے۔اس میں ہمارے لئے پوری زندگی کیلئے رہنما اصول موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں مضامین تفصیل سے بیان کیے ہیں اور بعض اختصار کے ساتھ۔پھر ان مضامین کی جملہ تفاصیل حضور اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمائیں۔اسی طرح قرآن مجید نے بعض امثال کو اختصار کے ساتھ بیان کیا اور ان امثال کی تفصیل آپ ﷺ نے بیان فرمائیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان فرمائی جیسے پاکیزہ درخت کی جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔اس مثال کی مزید تشریح نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے بیان فرمائی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمر یقول : قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اخبرونی بشجرۃ کالرجل المسلم تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا،لا یتحات ورقھا؟ ثم قال : ھی النخلۃ"(۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

لہٰذا ہمیں قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے بھی امثال الحدیث کی ضرورت ہے۔

۸۔ ابراہیم ۱۴: ۲۴ ۹۔ بخاری، العلم، رقم ۶۱،ص ۷

۴۔ مقصدیت کے لحاظ سے آپس میں ربط وتعلق:

کسی چیز کی اچھائی یا برائی کا تعلق اس کے مقصد تخلیق سے ہے۔ اچھا مقصد اچھائی اور برا مقصد برائی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لأمری مانوی فمن کانت ھجرته الی دنیا یصیبها او الی امرأته ینکحها فھجرته الی ماھاجر الیه .(۱۰)

وفی حدیث اخر فمن کانت ھجرته الی اللہ ورسوله فھجرته الی اللہ ورسوله (۱۱)

ترجمہ: بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے دنیا کی نیت کی اسے وہی ملے گی یا جس نے عورت کیلئے ہجرت کی وہ اس سے نکاح کرے گا۔ پس ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کیلئے اس نے ہجرت کی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کیلئے ہجرت کی تو اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ جس مقصد کیلئے کوئی کام کیا جائے اس کا صلہ ویسے ہی ہوگا۔

من بنی مسجداللہ بنی اللہ له بیتا فی الجنة . (۱۲)

ترجمہ۔ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ لیکن اگر ہم تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایک مسجد ایسی بھی ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بنائی وہ بظاہر اس میں نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جنت میں گھر بنانا تو کجا، الٹا اس مسجد کو ہی گرانے کا حکم دیا اور خود حضور ﷺ نے اس کے گرانے کیلئے آدمی روانہ کیے۔ (۱۳)

۱۰۔ بخاری، بدء الوحی، رقم ۱، ص ۱ ۔۔۔ ۱۱۔ ایضاً، الایمان، رقم ۵۴، ص ۷

۱۲۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۴۷۰، ص ۱۱۹۴ ۔۔۔ ۱۳۔ تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۲۳۴

اس مسجد کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۴)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے مسجد نقصان پہنچانے، کفر کیلئے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے بنائی اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ بے شک وہ جھوٹے۔

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا مقصد ایک ہے مقصدیت کے لحاظ سے ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے جو مقصد امثال القرآن بیان کرنے کا ہے بالکل وہی مقصد امثال الحدیث کے ذکر کرنے کا ہے۔ ان دونوں کا مقصد لوگوں کو غور وفکر کی دعوت دینا اور مسائل ت ونصیحت دلانا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔(۱۵)

ترجمہ. یہ امثال ہم لوگوں کیلئے اس لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

لہٰذا یہ واضح ہوا کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا مقصد لوگوں کو درس مسائل ت ونصیحت دینا ہے چنانچہ یہ مقصد واحد اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور اس سے گہرا تعلق کیا ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک ہی مقصد کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ دونوں لوگوں کی اصلاح اور پاکیزگی چاہتے ہیں اور انہیں خدا کے احکام کی پیروی کا پابند بنانا چاہتے ہیں دونوں کا مقصد برائی کا خاتمہ اور نیکی کی ترویج ہے دونوں میں مسائل ت اور نصیحت کے بے بہا خزانے موجود ہیں۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم کس حد تک مسائل ونصیحت حاصل کرتے ہیں۔

۱۴۔ التوبۃ ۹:۱۰۷ ۱۵۔ الحشر ۵۹:۲۱

باب دوم

عقائد

فصل اوّل	اللہ تعالیٰ جل جلالہ
فصل دوم	انبیاء علیہم السلام
فصل سوم	ایمان، کفر، نفاق، فتن
فصل چہارم	موت، قیامت، جنت، دوزخ
فصل پنجم	متفرق

فصل اوّل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

(۱) عن جرير بن عبدالله قال كنا مع النبی ﷺ فنظر الى القمر ليلة البدر فقال :

"اما انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح(۱) *

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارہ گاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا:

''خبردار! عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو''۔

مسائل ونصائح:

☆رویت باری تعالیٰ ممکن ہے۔

☆اہل جنت اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار کریں گے۔☆دیدار الٰہی نعمت عظمیٰ ہے(۲)

☆مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر کسی پردہ کے ہوگا جیسا کہ چاند سورج کو بغیر پردہ کے دیکھا جاتا ہے۔(۳)

۱۔ i. بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۴، ص ۴۵

ii. مسلم، المساجد، رقم ۱۴۳۴، ص ۷۷۶

iii. ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸

iv. مسند احمد، رقم ۱۹۲۱۱، ۱۹۲۲۶

*نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۶۳ ۳۔ نزھۃ القاری، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مشتاق ہو وہ نمازوں کی پابندی کرے۔(۴)

☆ اوہام ناظرین کیوجہ سے کوئی شخص رویت باری تعالیٰ سے محروم نہیں ہوگا۔(۵)

☆ روز قیامت دیدار الٰہی میں کوئی مشقت، تکلیف اور دشواری نہیں ہوگی اور ہر مسلمان آسانی کے ساتھ دیدار الٰہی کر سکے گا۔ اور جب دیدار الٰہی ہوگا تو کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہوگا۔(۶)

(۲) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال :

"جآء عصفور حتی وقع السفینۃ فنقر فی البحر نقرۃ او نقرتین قال لہ الخضر، یا موسیٰ، ما نقص علمی و علمک من علم اللہ الا مثل ما نقر ھذا العصفور بمنقارہ من البحر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۷)

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۸)

☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

۴۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۳۴

۵۔ انوار الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۴، ص ۱۴۴

۶۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری، ج ۳، ص ۲۲۸

۷۔ i. بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص ۲۷۷

ii. مسلم، الفضائل، رقم ۲۳۸۰، ص ۱۰۹۶

iii. ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص ۱۹۷۱

۸۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۱۳۱

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۹)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۰)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۱)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

۹۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۱۳۱

۱۰۔ نزہۃ القاری، ج ۱، ص ۴۸۰، ۴۸۱

۱۱۔ انوار الباری، ج ۶، ص ۲۶۹

(۴) عن انس رضی اللہ تعالٰی عنه عن النبی ﷺ یرویه عن ربه قال:

"اذا تقرب العبد الی شبرا تقربت الیه ذراعا واذا تقرب الی ذراعا تقربت منه باعا" (۱۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روایت کی کہ اُن کے رب نے فرمایا:

جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں۔ جب وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ روایت حضور اکرم ﷺ نے براہ راست اللہ تعالٰی سے روایت کی ہے۔

☆ رب تعالٰی اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرتا ہے۔

☆ رب تعالٰی کے قریب ہونے سے مراد اس کی رحمت ہے۔ (۱۳)

☆ بندوں کے قرب سے مراد ان کی اطاعت کرنا ہے۔ (۱۴)

☆ بندوں کو رب تعالٰی کا قرب فرائض اور نوافل ادا کرنے سے ملتا ہے اللہ کا قرب اس کی اطاعت کے بغیر نہیں ملتا۔ (۱۵)

☆ یہاں پر لفظ قرب، ذراع اور باع استعارہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور ان سے مراد رب تعالٰی کا اپنے بندوں کو ثواب عطا کرنا ہے۔ (۱۶)

۱۳۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۵۱۳ ۔ ۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً ۔ ۱۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۷۱۹

(۴) ان جابر بن عبداللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فقال :

"انما مثلک ومثل امتک کمثل ملک اتخذ دارا ثم بنی فیھا بیتا ثم جعل فیھا مائدۃ ثم بعث رسولا یدعو الناس الیٰ طعامہ فمنھم من اجاب الرسول ومنھم من ترکہ فاللہ ھو الملک والدار الاسلام والبیت الجنۃ وانت یا محمد رسول فمن اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنۃ ومن دخل الجنۃ اکل ما فیھا ."

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث مرسل(۱۷)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دستر خوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! رسول ہیں ۔جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

---

۱۷ i- بخاری ،الاعتصام ،رقم ۷۲۸۱،ص ۶۰۶

ii- ترمذی ،الامثال ،رقم ۲۸۶۰،ص ۱۹۳۸

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆ اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔

☆ نجات کی راہ دین اسلام ہے۔ جنت کا ہونا برحق ہے۔

☆ جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔ ☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۱۸)

۱۸۔ عمدۃ القاری، ج۱۶، ص۵۰۶

فصل دوم

انبیاء علیہم السلام

(۵) عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال لعلی

"الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لیس نبی بعدی."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔

☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔

☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔(۲)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

---

۱ i- بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶ ،ص ۳۶۱

ii. مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷ ،ص ۱۱۰۱

iii. ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴ ،ص ۲۰۳۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے ایک اور سند سے

روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کے علاوہ دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعدة بن ابی وقاص عن ابيه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .

سند بخاری: حدثنا مسدد حدثنا يحى عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن ابيه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .

سند مسلم: (i) يحي بن يحي التميمي وابوجعفر محمد بن الصباح وعبيدالله القواريری وسريج بن يونس كلهم عن يوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا يوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .

(ii)حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا :حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۶۹

(۶) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

"ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیت فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من فجعل الناس یطوفون بہ و یعجبون لہ و یقولون ھلا و ضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبین."

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆ حضور اکرم ﷺ کا ایک لقب خاتم النبین ہے۔ (۴)

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام وصف نبوت میں برابر ہیں۔

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ایک جسم کی مانند ہیں۔ (۵)

---

۳ i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۵، ص ۲۸۸

ii. مسلم ، الفضائل، رقم ۵۹۶۱، ص ۱۰۸۴

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹

نقد سند:

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس سند کے علاوہ چار اسناد سے ذکر کیا ہے۔

سندترمذی:حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

سندبخاری:(i) یہ سند امام ترمذی والی ھے . (۳۵۳۴)

(ii) حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبداللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرة عن رسول اللہ ﷺ.

سندمسلم:(i) حدثنا عمرو الناقد حدثناسفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة عن رسول اللہ ﷺ .(۵۹۵۹)

(ii)حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنامعمر عن ھمام بن منبة ، عن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .(رقم . ۵۹۶۰)

(iii) یہ سندامام بخاری والی ہے۔(رقم ۵۹۶۱)

(iv)حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا حدثنا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ .(رقم ۵۹۶۲)

۴۔ فتح الباری، ج۶،ص۵۵۹

۵۔ ایضاً

☆شریعت محمدیہ اور پہلی شریعتوں کی بنیاد ایک ہے۔

☆تمام شریعتیں کامل واکمل اور خوبصورت تھیں۔☆نبی کریم ﷺ کے بغیر نبوت کی عمارت نامکمل تھی۔(۶)

☆شریعت محمدیہ میں پہلی شرائع کی ساری خوبیاں جمع ہیں۔

☆حضور اکرم ﷺ سارے انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں۔(۷)

☆لوگوں کی نجات کیلئے کسی نبی کا امتی ہونا لازم ہے۔☆حضور اکرم ﷺ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں۔(۸)

(۷) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ، قال :

"جآء عصفور فوقع علی حرف السفینة فنقر فی البحر نقرة او نقرتین قال لہ الخضر ، یا موسیٰ ، ما نقص علمی و علمك من علم اللہ الا مثل ما نقص ھذا العصفور بمنقارہ من البحر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۹)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں

۶۔ عمدة القاری، ج ۱۱، ص ۲۸۵ ۷۔ ایضاً

۸۔ نزھة القاری، ج ۴، ص ۵۱۰

۹۔ i بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص ۵۷۷ ii مسلم، الفضائل، رقم ۲۳۸۰، ص ۱۰۹۶

iii ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص ۱۹۷۱

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۱۰)

☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۱۱)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۲)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج۶،ص۱۳۱ ۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ نزھۃ القاری، ج۱،ص۴۸۰، ۴۸۱ ۱۳۔ انوار الباری، ج۶،ص۲۶۹

(۸) عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"امامکم حوض کما بین جرباء واذرح "(۱۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے سامنے حوض ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا فاصلہ جربا اور اذرح کے درمیان ہے ۔

مسائل ونصائح:

☆ حضور اکرم ﷺ کو حوض کا ملنا برحق ہے۔

☆ حوض کا ملنا بھی خیر کثیر ہے۔

☆ یہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عطا فرمائے گا۔(۱۵)

☆ روز محشر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو ارفع شان عطا فرمائے گا

☆ آپ ﷺ کو ایک حوض پل صراط سے پہلے عطا ہوگا اور دوسرا جنت میں عطا ہوگا۔(۱۶)

☆ روز محشر حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو اس حوض سے فیض یاب فرمائیں گے۔

☆ حوض سے پانی ملنا بخشش کی علامت ہے۔(۱۷)

☆ حوض قیامت کے دن موجود ہوگا اور لوگوں کو نظر آئے گا اور قریب ہوگا۔(۱۸)

☆ حوض بہت وسیع وعریض ہوگا۔اس کی لمبائی وچوڑائی قابل رشک ہوگی۔(۱۹)

۱۴۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۷، ص ۵۵۱ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۴، ص ۱۰۸۴
iii ابوداود، السنۃ، رقم ۴۷۴۵، ص ۱۰۷۲ iv مسند احمد، رقم ۶۰۸۶

۱۵۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۸، ص ۵۵۱ ۱۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۴۶۶

۱۷۔ ایضاً ۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۴۳

۱۹۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۹۶

(۹) عن عباد بن تميم عن عبدالله بن زيد بن عاصم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :

" حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة" (۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا۔

مسائل ونصائح:

☆ مکہ بڑے احترام والی جگہ ہے۔

☆ مکہ کی طرح مدینہ بھی محترم ہے۔

☆ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حرم بنایا۔

☆ مدینہ کو نبی کریم ﷺ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی۔

☆ مدینہ برکت وخیر والی جگہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے مکہ اور اہل مکہ کو (۲۱)

☆ اور نبی کریم ﷺ کی دعا سے مدینہ اور اہل مدینہ کو برکت عطا کی۔ (۲۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کو دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے رحمت وبرکت والی جگہ بنا دیا ہے (۲۳)

۲۰۔ i۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۲۹، ص ۱۶۶ ii۔ مسلم، الحج، رقم ۳۳۱۳، ص ۹۰۴
iii۔ مسند احمد، رقم ۱۶۴۳۶

۲۱۔ البقرۃ ۲:۱۲۶ ۲۲۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۳۰، ص ۱۶۶

۲۳۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۲۱۵

☆ مکہ اور مدینہ کے حرم ہونے میں فرق ہے، مدینہ کے حرم ہونے سے مراد ہے کہ اسے عزت والی جگہ سمجھا جائے اور اس کی زیب و زینت و خوبصورتی کی حفاظت کی جائے لیکن یہاں پر شکار کرنے یا اور ممنوع امور کے کرنے پر دم نہیں آتا۔ جب کہ مکہ میں شکار وغیرہ کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ (۲۴)

۲۴۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۲۵۹

(١٠)　عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

" مثل ما بعثنی اللہ من الھدیٰ والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا نقیۃ منھا فکان قبلت المآء فانبت الکلأ والعشب الکثیر و منھا اجادب امسکت المآء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منھا طائفۃ اخریٰ انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلأ فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ و نفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم و مثل من لم یرفع بذلک رأسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ"(٢٥)

ترجمہ:　حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے، جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے سیکھا اور سکھایا ہے۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

٢٥۔　i　بخاری، العلم، رقم ٧٩، ص ٩

ii　مسلم، الفضائل، رقم ٥٩٥٣، ص ١٠٨٢

iii　مسند احمد، رقم ١٩٥٩٠

مسائل ونصائح:

☆دین اسلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت ورہنمائی ہے۔

☆انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے

☆علم خود مقصود نہیں بلکہ ہدایت کا ذریعہ ہے۔(۲۶)

☆علم دین کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کی راہ ہے۔

☆علم دین سے منہ موڑنا گمراہی ہے۔

☆نبی کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں، ہدایت ونجات کا واحد ذریعہ بھی ہے۔

☆آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد دین اسلام کے علاوہ باقی ادیان میں انسانیت کی نجات نہیں ہے۔

☆علم دین کو سیکھنا اور سکھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔

☆علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے اور عمل کیلئے علم ضروری ہے۔(۲۷)

☆علم دین خود سیکھ کر دوسرے تک پہنچانا دینی فریضہ ہے اور دین پھیلانے کے جو ذرائع ہیں انہیں استعمال میں لانا بھی دینی فریضہ ہے۔اس وقت جو زبانیں مروج ہیں جیسے انگریزی، فرانسیسی، جاپانی وغیرہ ان کو سیکھنا اور پھر ان لوگوں تک دین کی تبلیغ پہنچانا مسلمانوں کا مذہبی ودینی فریضہ ہے۔(۲۸)

☆تبلیغ دین کیلئے عالم ہونا لازم ہے۔(۲۹)

۲۶۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۱۱۰

۲۷۔ فتح الباری، ج ۱، ص ۱۷۶

۲۸۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۱۱۸

۲۹۔ ایضاً

(۱۱) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"لأذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الابل عن الحوض"(۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔(۳۱)
☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔
☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔
☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔(۳۲)
☆ حوض سے وہی پئے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔
☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔(۳۳)

۳۰۔ i بخاری، المساقاۃ، رقم ۲۳۶۷، ص ۱۸۵
ii مسلم، فضائل، رقم ۵۹۹۳، ص ۱۰۸۵
iii مسند احمد، رقم ۲/۲۹۸

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۸۰

۳۲۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۸۰ ۳۳۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۴۳

(۱۲) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

"انما مثلی ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوماً فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء. فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مھلھم فنجوا وکذبت طائفۃ منھم فأصبحوا مکانھم فصبحھم الجیش فاھلکھم واجتاحھم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب بماجئت بہ من الحق". (۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا۔ اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا۔ پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

۳۴۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۲، ص ۵۴۴، ۶۰۶

ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۴، ص ۱۰۸۳

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ نے جنت و دوزخ کا مشاہدہ فرمایا ہے۔

☆ نجات نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں ہے۔

☆ قرآن ہدایت کی راہ ہے۔

☆ دین اسلام میں داخل ہو کر ہی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆ دین اسلام کو جھٹلانا گمراہی اور بے دینی ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ رب تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والے ہیں۔(۳۵)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہے۔(۳۶)

☆ نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے کیلئے عذاب ہے۔

(۱۳) ان جابر بن عبدالله الانصاری قال خرج علینا رسول الله ﷺ یوما فقال :

”انما مثلك ومثل امتك کمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدة ثم بعث رسولا یدعو الناس الیٰ طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فالله هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها .“

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث مرسل (۳۷)

۳۵۔ البقرة ۲:۱۱۹ ۳۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۱۷

۳۷۔ i- بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص ۶۰۶ ii- ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۰، ص ۱۹۳۸

iii- ابن ماجہ، الادب، رقم ۳۸۲۱، ص ۲۷۰۴ iv- مسند احمد، رقم ۲/۵۰۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دستر خوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسول ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

مسائل ونصائح:

☆ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆ اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔

☆ نجات کی راہ دین اسلام ہے۔

☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔

☆ جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔

☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۳۸)

☆ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

☆ اسلام سچا مذہب ہے۔

☆ تمام انبیاء کرام علیہ السلام ہدایت یافتہ ہیں۔ (۳۹)

۳۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۵۰۶ ۳۹۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۲۵۱

☆ کوئی نبی گمراہ یا بھٹکا ہوا نہیں ہے۔(۴۰)

☆ حضرت محمد ﷺ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔(۴۱)

☆ امت محمدیہ ﷺ میں سے جنت میں وہی داخل ہوگا جو نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرے گا۔(۴۲)

☆ حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے۔(۴۳)

۴۰۔ ایضاً   ۴۱۔ عمدۃ القاری، ج۱۶، ص۵۰۵

۴۲۔ فتح الباری، ج۱۳، ص۲۵۶   ۴۳۔ بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص۶۰۶

فصل سوم

- ایمان
- کفر
- نفاق
- فتن

ایمان

(۱۴) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ :

" ان الجنة لا یدخلها الانفس مسلمة ما انتم فی الشرك الا كالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

مسائل ونصائح:

☆ روز محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔

☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو ایمان والو اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔

☆ رسالت محمدی ﷺ میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔(۴)

۱۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷

ii مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۷۱۸

iii ترمذی صفة الجنة، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷

iv ابن ماجہ، الزهد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۸۸ ۳۔ ایضاً

۴۔ آل عمران ۳:۸۵

(۱۵) عن کعب قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" مثل المؤمن كا الخامة من الزرع تفيئها الريح مرة وتعد لها مرة ومثل المنافق كمثل الارزة لا تزال حتى يكون انجعا فها مرة واحدة "

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح(۵)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

☆یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۶)

☆اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔ ☆کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔

☆اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۷)

☆مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔(۸)

☆مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

۵۔ i بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳ ii مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۶۷

ii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۴۸۶ ۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۶۴۰

۸۔ ایضاً

(۱۶) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی اللّٰہعلیه وآله وسلم قال :

"ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارزا الحیة الی جحرها" (۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مدینہ منورہ میں اہل ایمان ہمیشہ باقی رہیں گے۔

☆ مدینہ منورہ کے علاوہ باقی دنیا میں اہل ایمان تیزی سے کم ہوتے جائیں گے

☆ آخر زمانہ میں اہل ایمان مدینہ منورہ میں لوٹ آئیں گے۔(۱۰)

☆ مدینہ منورہ کی عظمت وبزرگی ہر حال میں قیامت تک برقرار رہے گی۔(۱۱)

☆ ایمان جس طرح مدینہ منورہ سے پھیلا ہے اسی طرح آخری زمانے میں اسی شہر میں لوٹ آئے گا۔(۱۲)

۹۔ بخاری، فضائل المدینہ، رقم ۱۸۷۶، ص ۱۴۷

۱۰۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۰۵

۱۱۔ ایضاً ۱۲۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۷۴

کفر

(١٧) عن عبداللہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

" یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(١٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ اعتقادی منافق کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ پر اعتراضات کرنا منافقین کا طرز عمل ہے۔(١٤)

☆ جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا اسی طرح منافق کی واپسی کا امکان بھی کم ہوتا ہے

☆ تیر کی سرعت کی طرح یہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے۔(١٥)

١٣۔ i بخاری، المغازی، رقم ۴۳۵۱، ص ۳۵۶ ii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۴۵۱، ص ۸۴۶

iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۸۸، ص ۱۸۷۲ iv ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۷۶۴، ص ۱۵۷۳

v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۹، ص ۲۲۵۴ vi ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۱۶۸، ص ۲۴۸۷

vii مسند احمد، رقم ۱۱۶۹۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۲۱ ١٥۔ ایضاً

☆ نبی کریم ﷺ کو منافقین کا علم دیا گیا تھا۔(۱۶)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی صحبت سے نکل جانا بدبختی ہے۔

☆ امام المسلمین اور خلفاء اسلام کی اطاعت نہ کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۱۷)

☆ خوارج دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(۱۸)

(۱۸) عن کعب قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل المؤمن کالخامة من الزرع تفیئها الریح مرة وتعدلها مرة حتیٰ تهیج ومثل المنافق کالارزة لا تزال حتی یکون انجعافها مرة واحدة"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱۹)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۱۶۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۱۰ ۱۷۔ فتح الباری، ج ۸، ص ۶۹

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ i بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳

ii مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۶۷

ii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

مسائل ونصائح:

☆مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

☆یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔

☆کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔

☆اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ و استغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔

☆مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

(۱۹) ان ابا هريرة رضی الله عنه كان يحدث قال النبی صلی الله عليه و آله وسلم:

" مامن مولود الايولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء." (۲۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟

۲۰۔ i بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۵۸، ص ۱۰۶

ii مسلم، القدر، رقم ۶۷۵۵، ص ۱۱۴۱

مسائل ونصائح:

☆ہر پیدا ہونے والا بچہ اسلام پر ہوتا ہے۔(۲۱)

☆انسان دوسروں کی محبت سے سیکھتا اور دوسروں کی عادات واطوار اپناتا ہے۔

☆اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونا انسانیت کا عیب ہے۔

☆بچہ والدین کے نقش قدم پر چلتا ہے۔

☆ہر پیدا ہونے والے بچے میں معرفت الٰہی کی قدرت ہوتی ہے۔(۲۲)

☆انسان کی معرفت الٰہی کی قوت کو کوئی ختم نہیں کرسکتا ہے۔ (۲۳)

☆بچوں کو جیسا ماحول ملتا ہے ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔(۲۴)

☆بچوں کی پیدائش کا عمل فطرتاً نکاح کے ساتھ ہے۔

☆جس طرح جانور کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔اگر اس کے اعضاء پر کوئی آفت نہ آئے تو وہ پورا کام کریں گے۔مگر آفت کے ساتھ بیکار یا عیب دار ہو جاتے ہیں۔ویسے ہی انسان کے بچے پر ذہنی آفت نہ آئے تو اس کی فطرت صحیح کام کرے گی اور وہ مسلمان ہوگا مگر اس کے ماں باپ اس پر محبت کی ذہنی آفت ڈال کر کسی دوسرے مذہب کا پیروکار بنا دیتے ہیں۔(۲۵)

۲۱۔ نزھۃ القاری، ج۲، ص۸۴۸

۲۲۔ فیوض الباری، ج۵، ص۱۳۳

۲۳۔ الروم۳۰:۳۰

۲۴۔ فیوض الباری، ج۵، ص۱۳۴

۲۵۔ نزھۃ القاری، ج۲، ص۸۴۷۔۸۴۸

نفاق

(۲۰) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ :

" تجد من شرار الناس یوم القیامة عندالله ذاالوجهین الذی یاتی هولآء بوجه وهولآء بوجه"(۲۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم لوگ قیامت کے دن براترین اس شخص کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں۔ کبھی اس چہرے سے آتا ہے اور کبھی اس چہرے سے۔

مسائل ونصائح:

☆ منافق کا انجام برا ہے۔(۲۷)

☆ دوہرے معیار والے آدمی کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔(۲۸)

☆ انسان کو سچا اور کھرا ہونا چاہیے۔

☆ روز محشر منافق رسوا ہوں گے۔(۲۹)

☆ منافق آدمی قابل مذمت ہے۔(۳۰)

۲۶۔ بخاری، الادب، رقم ۶۰۵۸، ص ۵۱۲

۲۷۔ النسآء ۴: ۱۴۵

۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۲۱۰

۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ فتح الباری، ج ۱۰، ص ۴۷۵

فتن

(۲۱) قال سمعت اسامة رضی الله عنه قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ، فقال:

" انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر "(۳۱)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ فتنے ظہور پذیر ضرور ہوں گے۔ ☆ فتنے مسلسل ہوں گے۔

☆ مسلمان فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

☆ آپ ﷺ کو فتنوں کے بارے میں علم دیا گیا ہے۔(۳۲)

☆ قرب قیامت فتنوں سے کوئی جگہ محفوظ نہیں رہے گی۔

☆ مدینہ منورہ میں فتنوں کا ظہور کثرت سے ہوگا۔(۳۳)

☆ حضور اکرم ﷺ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو غیر نبی نہیں دیکھ سکتا۔(۳۴)

☆ مستقبل کے حالات کی خبر دینا علامات نبوت میں سے ہے(۳۵)

۳۰۔ i بخاری، فضائل المدینہ، رقم ۱۸۷۸، ص ۱۴۷

ii مسلم، الفتن، رقم ۷۲۴۵، ص ۱۱۷۷

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶ — ۳۳۔ ایضاً

۳۲۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۰۶ — ۳۵۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶

فصل چہارم

- موت
- قیامت
- جنت

- دوزخ

موت

(۲۲) عن ابی بن کعب عن النبی ﷺ :

" انی ضربت للدنیا مثلاً ولابن آدم عند الموت مثله مثل رجل له ثلاثه أخلاء . فلما حضره الموت قال لأحدهم : انك كنت لی خليلا ، وكنت لی مكرماً مؤثراً ، وقد حضر نی من امرالله ماتری ، فماذاعندك ؟ فيقول خليله ذلك : وماذا عندی وهذا أمر الله تعالی قد غلبنی عليك ولا أستطيع أن أنفس كربتك ، ولاأفرج غمك ولا أؤخر سعيك ولكن هاأنذر بين يديك فخذ منی زاداً تذهب به معك فانه ينفعك قال ثم دعا الثانی فقال انك كنت لی خليلاً ، و كنت آثر الثلاثة عندی ، وقد نزل بی من أمر الله ما تری فماذاعندك ؟قال ، يقول وماذا عندی وهذاأ مرالله قد غلبنی ولا أستطيع أن أنفس كربتك ولا أفرج غمك ، ولا أؤخر سعيك ولكن سأ قوم عليك فی مرضك واذا مت أتقنت غسلك وجودت كسوتك وسترتِ جسدك وعورتك قال ثم دعا الثالث فقال : نزل بی من أمر الله ماتری وكنت أهون الثلاثة علی ، وكنت لك مضيعاً ، وفيك زاهداً فماذا عندك ؟ قال عندی أنی قرينك وحليفك فی الدنيا والآخرة ، أدخل معك قبرك حين تدخله ، وأخرج منه حين تخرج منه ولا أفارقك أبداً : فقال النبی ﷺ : هذا ماله وأهله وعمله أما الأول الذی قال خذ منی زاداً فماله والثانی أهله والثالث عمله". (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

۱۔ بخاری، سکرات الموت، رقم ۱۳۴/۸

میں دنیا کی مثال اور ابن آدم کی موت کے وقت مثال بیان کرتا ہوں۔اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے تین دوست ہوں، جب اس کے پاس موت آئی تو اس نے ان تینوں میں سے ایک کو کہا! بے شک تو میرا دوست ہے اور میرے لیے بڑا عزت والا ہے۔اب میرے پاس اللہ کا یہ حکم (موت کا) آیا ہے۔ تیرا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور تیرے پاس میری مدد کیلئے کیا ہے؟ پس اس کے اس دوست نے کہا! میرے پاس کچھ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو تیرے پاس آیا ہے، میں تم سے کوئی دُکھ دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور نہ تیرا غم دور کرسکتا ہوں اور نہ موت کو تجھ سے دور کرسکتا ہوں۔بس اتنا ہے کہ میرے پاس کچھ نفع دینے والی اشیاء ہیں یہ تو اپنے ساتھ لے جا یہ تجھے نفع دیں گی۔ پھر وہ دوسرے دوست کو بلاتا ہے اور کہتا ہے بے شک تو میرا دوست ہے اور تینوں میں سے قریب تر ہے۔اب میرے پاس اللہ کا حکم (موت کا) آیا ہے تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں اس بارے میں کیا کرسکتا ہوں۔ یہ اللہ کا حکم ہے میں تم سے دُکھ دور نہیں کرسکتا اور نہ غم دور کرسکتا ہوں اور نہ موت کو تم سے دور کرسکتا ہوں، لیکن میں تیری بیماری میں تیرے پاس رہوں گا، جب تو مر جائے گا تو تجھے غسل دے دوں گا اور تجھے کفن پہنا دوں گا اور تیرے جسم اور شرمگاہ کو ڈھانپ دوں گا۔ پھر وہ تیسرے دوست کو بلاتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے پاس اللہ کا حکم (موت کا) آیا ہے تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ جبکہ تو تینوں دوستوں میں سب سے ہلکا دوست ہے اور میں تیرے لیے ہلکا ہوں اور تیرے پاس زہد ہے۔تو وہ تیسرا کہتا ہے کہ میں دنیا اور آخرت میں تیرا دوست اور حلیف ہوں۔ میں تیرے ساتھ قبر میں جاؤں گا اور (روز محشر) تیرے ساتھ قبر سے اٹھوں گا اور میں تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ اس کا مال، گھر والے اور عمل ہے۔ پہلا جس نے کہا مجھ سے کچھ لے لو وہ مال، دوسرا اس کے گھر والے اور تیسرا اس کا عمل ہے۔

مسائل ونصائح:

☆موت کا وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔(۲)

☆ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔(۳)

☆اللہ تعالیٰ مال، اولاد، بیوی اور دوستوں کے ذریعے آزماتا ہے۔

☆اللہ تعالیٰ زندگی اور موت کے ساتھ بندے کو آزماتا ہے۔(۴)

☆موت کا سفر بندے نے اکیلے طے کرنا ہے۔

☆مال، اولاد اور دوست کچھ کام نہیں آئیں گے۔(۵)

☆ بندے کے اعمال قبر، حشر اور ہر جگہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور اچھے اعمال اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔(٦)

☆ہر بندے نے جو اعمال کیے ہیں، اچھے ہوں یا بُرے ان کا حساب دینا پڑے گا اور جزاء وسزا کا مستحق ٹھہرے گا۔(۷)

۲۔(i) المنافقون ۶۳: ۱۱ (ii) الاعراف ۷: ۳۴ (iii) المؤمنون ۲۳: ۴۳

۳۔(i) آل عمران ۳: ۸۵ (ii) الاعراف ۷، ۱۸۵ (iii) الانبیاء ۲۱: ۳۵ (iv) العنکبوت ۲۹: ۵۷

۴۔الملک ۶۷: ۲ ۵۔ (i) البقرۃ ۲: ۴۸ (ii) ایضاً: ۱۲۳

٦۔(i) الفتح ۴۸: ۲۹ (ii) البقرۃ ۲: ۶۲ (iii) النحل ۱۶: ۹۷ (iv) الکہف ۱۸: ۸۸

(v) طٰہٰ ۲۰: ۷۵ (vi) الفرقان ۲۵: ۷۱ (vii) القصص ۲۸: ۸۰ (viii) سبا ۳۴: ۳۷

۷۔(i)۔البقرۃ ۲: ۱۳۴ (ii) ایضاً: ۱۴۱ (iii) ایضاً: ۲۸۱ (iv) ایضاً: ۲۸٦

(v) ابراہیم ۱۴: ۵۱ (vi) غافر ۴۰: ۱۷ (vii) الجاثیہ ۴۵: ۲۲

قیامت

(۲۴) عن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم
"بعثت انا والساعة کھاتین یعنی اصبعین".
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح(۸) *

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں اور قیامت ایسے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے
انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

مسائل ونصائح:

☆ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے۔
☆ قیامت اور آپ ﷺ کی رسالت میں فاصلہ نہیں ہے۔
☆ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول (اپنی نبوت ورسالت کے ساتھ) مبعوث
نہیں ہوگا۔(۹) ☆ قیامت کا دن دور نہیں ہے۔
☆ قیامت سے مراد زمانے کا ختم ہونا ہے۔(۱۰)
☆ بندہ کو ہروقت آخرت کے دن کی تیاری کرتے رہنا چاہیے۔
☆ قیامت کا دن انتہائی قریب ہے۔(۱۱)

۸۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۰۵، ص ۵۴۶ ii مسلم، الفتن، رقم ۷۴۰۸، ص ۱۱۹۰
iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۱۴، ص ۱۸۷۴ iv مسند احمد، رقم ۱۲۲۴۷، ۱۲۳۲۴، ۱۳۳۱۸
* نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔
۹۔ فتح الباری، ج۱۱، ص ۳۴۹
۱۰۔ ایضاً، ص ۳۴۸ ۱۱۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص ۵۷۸

(۲۴) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"لأذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الابل عن الحوض "(۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔(۱۳)

☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔

☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔(۱۴)

☆ حوض سے وہی پئے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔

☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔(۱۵)

۱۲۔ i بخاری، المساقاۃ، رقم ۲۳۶۸، ص ۱۸۵

ii مسلم، فضائل، رقم ۵۹۹۳، ص ۱۰۸۵

iii مسند احمد، رقم ۱۹۵۹۰

۱۳۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۸۰ ۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۴۳

(۲۵) عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

” لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا خوزا و کرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعین کان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر“(۱۶)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ اُن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمانوں کو جہاد کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

☆ اہل عرب کی عجمی قوموں سے لڑائی ہوگی۔(۱۷)

☆ حضور اکرم ﷺ کو ان قوموں کا علم دیا گیا ہے۔ ☆ خوز و کرمان کے ان لوگوں کے حلیوں اور شکلوں کا علم بھی آپ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔

☆ مسلمانوں کا دوسری قوتوں سے جنگ کرنا لازمی امر ہے۔

☆ خوز و کرمان کے علاقوں سے اسلام کے خلاف فتنے اٹھیں گے۔

☆ مسلمانوں کی ترکوں سے لڑائی ہوگی۔(۱۸)

☆ شمالی ہند اور چین میں رہنے والوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔(۱۹)

۱۶۔ i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۹۰، ص ۲۹۲ ii مسلم، الفتن، رقم ۷۳۱۴، ص ۱۱۸۲

۱۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۳۳۰

۱۸۔ بخاری، المناقب، رقم ۳۵۸۷، ص ۲۹۲ ۱۹۔ فتح الباری، ج ۶، ص ۶۰۸

جنت

(۲۶) عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ :

" ان الجنة لا يدخلها الانفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرک الا کالشعرة البيضاء فی جلد الثور الاسود "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

مسائل ونصائح:

☆ روز محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔

☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔

☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔

☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو ایمان والوں اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔

☆ رسالت محمدی ﷺ میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

---

(۲۰) یہ حدیث نمبر ۱۴ صفحہ ۴۷ پر گزر چکی ہے۔

(۲۷) عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک "(۲۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

مسائل ونصائح:

☆اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے۔

☆ چھوٹی سی نیکی پر اللہ تعالیٰ بخشش فرما سکتا ہے۔

☆معمولی گناہ پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔

☆کسی نیکی کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔(۲۲)

☆کسی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔(۲۳)

☆اطاعت الٰہی جنت کا راستہ ہے۔

☆گناہ جہنم کا راستہ ہے۔

☆جنت کا حصول آسان ہے اور اسی طرح معمولی گناہ سے جہنم کا عذاب مل سکتا ہے۔(۲۴)

(۲۸) عن سھل عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"ان اھل الجنۃ لیتراء ون الغرف فی الجنۃ کما تتراء ون الکواکب فی السمآء" (۲۵)

۲۱۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۸، ص ۵۴۴

ii مسند احمد، رقم ۳۸۷۱

۲۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۶۱

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۲۱

۲۵۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۵۵، ص ۵۴۹

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بے شک جنتی لوگ جنت میں بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔

☆ اہل ایمان جنت میں ضرور جائیں گے۔

☆ جنتی لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔(۲۶)

☆ آپ ﷺ کو جنت کا مشاہدہ کروایا گیا ہے۔(۲۷)

☆ جنت میں اعلیٰ وارفع مکانات موجود ہیں۔

☆ نیک وصالح اور ایمان قوی والوں کیلئے اعلیٰ مکانات اور درجات ہیں۔(۲۸)

☆ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں موجود نعمتوں کا دیدار کروائے گا۔

☆ جنت کی نعمتوں کا نظارہ دور وقریب سے ہو سکے گا۔(۲۹)

(۲۹) عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"فیلقون فی نھر الحیاۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل" (۳۰)

۲۶۔ i-الانعام ۶: ۱۳۲ ii-الانفال ۸: ۴ iii- الاحقاف ۴۶: ۱۹

۲۷۔ بخاری، الصلوۃ، رقم ۳۴۹، ص ۳۰

۲۸۔ i-طٰہٰ ۲۰: ۷۵ ii-المجادلۃ ۵۸: ۱۱

۲۹۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۲۲ ۳۰۔ بخاری، الرقاق، ۶۵۶۰، ص ۵۴۹

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے۔ جیسے دریا کے کنارے دانہ تروتازہ اُگتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ جنت میں نہر حیات موجود ہے۔

☆ گناہوں کی سزا کیلئے گناہگار مسلمانوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

☆ نہر حیات میں نہانے کی وجہ سے خراب جسم ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆ اس نہر میں نہانا نعمت باری تعالیٰ ہے۔

☆ اہل ایمان ہر حال میں جنت میں جائیں گے۔ (۳۱)

☆ دوزخ میں رہنے کی وجہ سے جسموں میں ضعف پیدا ہو جائیگا پھر اس نہر میں ڈالنے سے جسموں میں قوت پیدا ہو جائے گی۔ (۳۲)

☆ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، انبیاء، فرشتوں اور صالحین کی شفاعت سے گناہگاروں کو دوزخ سے چھٹکارا دے کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۳۳)

۳۱۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۰، ص ۵۴۹ ۳۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۲۵

۳۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۴۳۰

دوزخ

(۳۰) عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک "(۳۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی''۔

مسائل ونصائح:

☆اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے۔

☆چھوٹی سی نیکی پر اللہ تعالیٰ بخشش فرما سکتا ہے۔

☆معمولی گناہ پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔

☆کسی نیکی کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔

☆کسی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

☆اطاعت الٰہی جنت کا راستہ ہے۔

☆گناہ جہنم کا راستہ ہے۔

☆جنت کا حصول آسان ہے اور اسی طرح معمولی گناہ سے جہنم کا عذاب مل سکتا ہے۔

(۳۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

ارایتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی ؟

قالوا ما جربنا علیک کذبا قال :

۳۴۔ یہ حدیث نمبر ۲۷ صفحہ ۶۹ پر گزر چکی ہے۔

"فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید "(۳۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے اور فرمایا:

بتاؤ! اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے۔ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا۔ تو میں تمہیں (جہنم کے) اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کے سچا ہونے کی تصدیق کفار ومشرکین بھی کرتے تھے۔

☆ دوزخ کا عذاب برحق ہے۔(۳۶)

☆ دین اسلام کے نہ ماننے والوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔(۳۷)

☆ آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔(۳۸)

☆ آپ ﷺ رب تعالیٰ کی طرف سے دوزخ کا ڈر سنانے والے ہیں۔(۳۹)

۳۵۔ بخاری، التفسیر، رقم ۴۹۷۱، ص ۴۳۱

۳۶۔ (i) الطور ۵۲: ۷ (ii) الزمر ۳۹: ۱۹

۳۷۔ (i) آل عمران ۳: ۸۵ (ii) النسآء ۴: ۱۱۵

۳۸۔ (i) البقرۃ ۲: ۸۹ (ii) التوبۃ ۹: ۶۱

۳۹۔ (i) الفرقان ۲۵: ۱ (ii) فاطر ۳۵: ۲۴

متفرق

فصل پنجم

متفرق

(۵۸) عن عبدالله قال :

"خط النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطامربعا وخط خطاًفی الوسط خارج منه وخط خططا صغاراً الی هذا الذی فی الوسط من جانبه الذی فی الوسط فقال:هذا الانسان وهذا اجله محیط به او قد احاط به وهذاالذی هو خارج امله وهذا الخطط الصغارالاعراض فان اخطاه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا، پھراس کے درمیان ایک خط اوپر کو نکلتا ہوا کھینچا اور اس درمیانی خط کے دونوں جانب بہت سے خطوط کھینچے، اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہے اور اس کے دونوں جانب جو خطوط کھینچے ہوئے ہیں وہ اس کی بیماریاں اور تکلیفیں ہیں جو اس پر آتی جاتی ہیں اور یہ مربع خط جو انسان کو گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس سے باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی تمنائیں ہیں۔

۱۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۱۷، ص ۵۳۹

ii ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۵۴، ص ۱۸۹۸

iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۳۱، ص ۲۷۳۴

مسائل ونصائح:

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے علم کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

☆ استاد یا شیخ کے علم کے سامنے اپنے علم کا اظہار نہ کرنا بہتر ہے۔

☆ انسان بیماریوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرا ہوا ہے۔(۲)

☆ انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں۔(۳)

☆ تختہ سیاہ یا تختہ سفید اور قلم کے ذریعے لکھ کر یا نشاندہی کر کے علم سکھانا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔

☆ طالب علموں کو متوجہ رکھنے کیلئے ان سے سوال وجواب کرنے چاہیے۔

☆ اللہ کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔

☆ مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور اکرم ﷺ کا ہے۔

☆ انسان مرجاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں۔(۴)

(۳۳) عن مالك بن صعصعة رضى الله عنهما قال قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم:

"سدرة المنتهىٰ فاذا نبقها كانه قلال هجر وورقها كانه اذان الفيول" (۵)

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سدرۃ المنتہیٰ پر بیرا تنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۰۳ ۳۔ ایضاً

۴۔ نزہۃ القاری، ج ۵، ص ۶۴۷

۵۔ i بخاری، بدء الخلق، رقم ۳۲۰۷، ص ۲۶۰ ii مسلم، الایمان، رقم ۴۱۱، ص ۷۰۶

مسائل ونصائح:

☆سدرۃ المنتہیٰ کا وجود برحق ہے۔

☆حضور اکرم ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت کی ہے۔

☆آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں علم عطا کیا گیا ہے۔

☆سدرۃ المنتہیٰ بیری کے درخت کی مانند ہے۔(۶)

☆یہ درخت تمام آسمانوں اور جنت پر محیط ہے۔(۷)

☆یہ فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی انتہائی حد ہے۔(۸)

☆اس سے آگے حضور اکرم ﷺ کے سوا کوئی نہیں گیا۔(۹)

☆سدرہ درخت کا پھل اور پتے بھی ہیں۔

۶۔ عمدۃ القاری، ج۱۰، ص۵۶۷ — ۷۔ نزھۃ القاری، ج۲، ص۲۸

۸۔ ایضاً، ص۲۹ — ۹۔ بخاری، الصلوٰۃ، رقم۳۴۹، ص۳۰

باب سوم

عبادات

فصل اوّل — مالی عبادات

فصل دوم — بدنی عبادات

فصل سوم — لسانی عبادات

فصل اوّل

مالی عبادات

(۳۴) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال :

"الید العلیا خیر من الید السفلی" (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ وخیرات کرنے والا آدمی اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔

☆ کسی سے سوال کرنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔(۲)

☆ بغیر ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے۔(۳)

☆ صدقہ کرنے والا سوال کرنے والے سے افضل ہے۔(۴)

☆ جو آدمی صبر وضبط سے کام لے کر مانگنے کی بجائے خود کمانے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سعی وکوشش میں برکت عطا فرمائے گا۔(۵)

☆ واعظین ومبلغین کو لوگوں کو صدقہ وخیرات کرنے پر ابھارنا چاہیے۔(۶)

۱۔ i بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۲۹، ص ۱۱۲ — ii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۸۸، ص ۸۴۱
iii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۴۳، ص ۱۸۸۷ — iv ابوداؤد، الزکاۃ، رقم ۱۶۴۸، ص ۱۳۴۶
v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۴۴، ص ۲۲۵۲ — vi مسند احمد، رقم ۲۲۳۲۸

۲۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹ — ۳۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۰۷

۴۔ ایضاً — ۵۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹

۶۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۹۷

(۳۵) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ :

"الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله او القائم اللیل الصائم النهار"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ بیواؤں اور مسکینوں کی اچھائی کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا، ہمارا اخلاقی و دینی فریضہ ہے۔ (۸)

---

(۷) i بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲ ii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۱۹۴

iii ترمذی، البر والصلة، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴

v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

۸۔ فتح الباری، ج ۹، ص ۴۹۹

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی اپنی اسناد سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن صفوان بن سلیم، عن النبی صلی الله علیه وسلم .

(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم.

سند بخاری: حدثنا یحی بن قزعة حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

سندِ مسلم: حدثنا عبداللہ بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

سند نسائی: اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبداللہ بن مسلمة قال حدثنامالک عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

سند ابن ماجہ: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا عبدالعزیز الدراوردی عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث مولیٰ ابن مطیع عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

☆ضرورت مندوں کی حاجت روائی کیلئے کوشش کرنا بھی صدقہ ہے۔(۹)

☆دوسروں پر نیکی صرف رضائے الٰہی کیلئے کرنا اعلیٰ ترین صفت ہے۔(۱۰)

☆حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کا وسیلہ بننا بھی عبادت ہے۔(۱۱)

☆بیوہ اور مسکین کی ضرورت پوری کرنا بدنی، مالی اور جانی عبادت سے افضل عبادت ہے۔(۱۲)

(۳۶) عن ابن عباس قال قال النبی الله صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم قال :

"العائد فی هبته کالعائد فی قیئه" (۱۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ھبہ کر کے واپس لینے والے کی مثال ایسے کتے کی ہے جو قے کر کے پھر اسے کھالیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆دوسروں کو اشیاء ہبہ کرنا بڑا ہی مستحسن فعل ہے۔

☆ہبہ کر کے چیز واپس لینا غیر پسندیدہ فعل ہے۔(۱۴)

☆والدین کو ہبہ کر کے چیز واپس لینا حرام ہے۔(۱۵)

۹۔ ایضاً ۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ عمدۃ القاری، ج۱۴، ص۳۶۵ ۱۲۔ ایضاً، ج۱۵، ص۱۷۳

۱۳۔ i بخاری، الھبات، رقم۲۶۲۱، ص۲۰۶ ii مسلم، الھبۃ، رقم ۴۱۷۳، ص۹۶۰

iii ابوداؤد، البیوع، رقم۳۵۴۰، ص۱۴۸۶ iv نسائی، الھبۃ، رقم ۳۷۲۲، ص۲۳۳۲

v ابن ماجہ، الھبات، رقم ص۲۶۱۹

۱۴۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۴۴۶ ۱۵۔ فتح الباری، ج۵، ص۲۳۵

☆ رشتہ داروں کو ہبہ کر کے چیز واپس لینا نا جائز ہے۔(۱۶)

☆ زوجین اگر آپس میں چیز ہبہ کریں تو اس میں رجوع درست نہیں ہے(۱۷)

☆ موھوب لہ کے قبضہ کرنے سے پہلے رجوع جائز ہے۔(۱۸)

☆ کتے کی قے کی مثال سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ کتا حلال وحرام کا مکلف نہیں ہے۔(۱۹)

☆ ہبہ بالعوض میں رجوع جائز نہیں ہے۔(۲۰)

☆ ہبہ کر کے چیز واپس نہیں لینی چاہیے۔

(۳۷) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"لیس لنا مثل السَّوءِ الذی یعود فی ھبتہ کا لکلب یرجع فی قیئہ"(۲۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسا آدمی جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

۱۶۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۰ ۔ ۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۴۴۶ ۔ ۱۹۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۲۳۵

۲۰۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۲

۲۱۔ i بخاری، الھبۃ، رقم ۲۶۲۲، ص ۲۰۶ ۔ ii مسلم، الھبات، رقم ۴۱۷۰، ص ۹۶۰

iii ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۵۳۹، ص ۱۴۸۶ ۔ iv نسائی، الھبۃ، رقم ۳۷۲۲، ص ۲۳۳۲

v مسند احمد، رقم ۲۵۲۹

مسائل ونصائح:

☆صدقہ کرنا مستحسن فعل ہے۔

☆صدقہ نافلہ میں رجوع نہیں کرنا چاہیے۔

☆صدقہ واجبہ میں چیز ملک سے نکل جاتی ہے۔(۲۲)

☆صدقہ واجبہ میں ملک مصارفین کی ہوتی ہے۔(۲۳)

☆صدقہ کر کے واپس لینا مروت اور حسن اخلاق کے خلاف ہے۔(۲۴)

☆صدقہ کر کے واپس لینا قطع رحمی کے مترادف ہے۔(۲۵)

۲۲۔ التوبۃ ۹:۶۰ ۔ ۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۶ ۔ ۲۵۔ ایضاً، ص ۱۱۰

(۳۸) عن ابی هریرۃ قال قال النبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل البخیل والمنفق کمثل رجلین علیھما جبّتان من حدید من ثدیھما الی تراقیھا فاما المنفق فلا ینفق الا سبغت اُودو فرت الی جلدی حتی تخفی بنانہ و تعفوا ترب واماا لبخیل ولا یریدان ینفق شیئاً الا لزقت کل حلقہ مکانھا فھو یوسعھا ولا تستع" (۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر دو زرہیں لوہے کی ہوں۔ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے۔ اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ کرنا باعث کشادگی ہے۔

☆ بخل کرنا باعث تنگی ہے۔

۲۶۔ i بخاری، الزکوۃ، رقم ۱۴۴۳، ص ۱۱۳

ii مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۶۱، ص ۸۳۹

iii نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۴۹، ص ۲۲۵۲

iv مسند احمد، رقم ۷۴۸۸

☆مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانا باعث نجات ہے۔(۲۷)

☆طاقت ہونے کے باوجود فائدہ نہ دینا، باعث ہلاکت ہے

☆اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں سخی کی پردہ پوشی فرمائے گا اوراس کے گناہ معاف فرمادے گا۔(۲۸)

☆سخی سے برائیاں اور گناہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔

☆بخیل سے گناہ چمٹے رہتے ہیں۔(۲۹)

☆سخی آدمی کو سخاوت، مصیبتوں اور آفات سے بچاتی ہے۔(۳۰)

☆بخیل کنجوسی کی وجہ سے آفات وبلیات میں گھرا رہتا ہے(۳۱)

☆سخی کا سینہ کشادہ، دل خوش اور ہاتھ دل کی اطاعت کرتا ہے۔(۳۲)

☆بخیل کا دل تنگ اور گرفتار رہتا ہے۔

۲۷۔ نزھۃ القاری، ج۲، ص۹۲۰ — ۲۸۔ عمدۃ القاری، ج۶، ص۴۲۴

۲۹۔ فیوض الباری، ج۶، ص۴۵ — ۳۰۔ فتح الباری، ج۳، ص۳۰۶

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج۶، ص۴۲۴ — ۳۲۔ فیوض الباری، ج۶، ص۴۵

(۳۹) عن عدی بن حاتم قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :

"اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة". (۳۳)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی بچو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ وخیرات زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ صدقہ وخیرات مؤمن کیلئے جہنم سے ڈھال ہے۔

☆ خلوص کے ساتھ اگر قلیل چیز کا بھی صدقہ کیا جائے تو رب تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ (۳۴)

☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ (۳۵)

(۴۰) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :

" ثم یربیها لصاحبه کما یربی احدکم فلوه حتی تکون مثل الجبل " (۳۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۳۳۔ i- بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۳، ص ۵۴۹

ii- مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۴۹۵۰، ص ۸۳۸

iii- نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۵۴، ص ۲۲۵۳

۳۴۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۲۷ ۳۵۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵

۳۶۔ بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۱۰، ص ۱۱۱

اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والے کی خیرات کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ خیرات کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

☆ خیرات پر ثواب میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

☆ خیرات نکالنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔(۳۷)

☆ حلال کمائی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔(۳۸)

☆ صدقہ وخیرات فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔(۳۹)

☆ صدقہ وخیرات قیامت کے دن کام آئے گا۔(۴۰)

☆ اللہ تعالیٰ خیرات کی قدر فرماتا ہے اور کرنے والے کے خلوص کے مطابق ثواب میں اضافہ فرماتا ہے۔(۴۱)

۳۷۔ البقرۃ۲:۲۷۶ ۳۸۔ فتح الباری، ج۳،ص۲۸۰

۳۹۔ البقرۃ۲:۲۶۱ ۴۰۔ عمدۃ القاری، ج۶،ص۳۷۱

۴۱۔ فیوض الباری، ج۶،ص۲۶

فصل دوم

بدنی عبادات

نماز

(۴۱) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

"ارء یتم لوان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمساما تقول ذالك یبقی من درنه؟

قالوا : لا یبقی من درنه شیا. قال فذلك مثل الصلوٰت الخمس یمحوا الله به الخطایا"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو؟ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ دفعہ اس نہر میں نہائے کیا اس پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس پر میل کچیل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۔ i بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۲۸، ص ۴۴

ii مسلم، المساجد، رقم ۱۵۲۲، ص ۷۸۲

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۸، ص ۱۹۳۹

iv نسائی، الصلوۃ، رقم ۴۶۳، ص ۲۱۱۶

v مسند احمد، رقم ۸۹۳۳، ۹۶۹۸

مسائل ونصائح:

☆ نمازیں پانچ فرض ہیں۔

☆ نمازوں کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

☆ نماز کی باجماعت ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۲)

☆ مؤمن کی شان یہ ہے کہ اپنے گناہوں صغیرہ وکبیرہ سے نادم وتائب ہو اور مغفرت طلب کر کے نمازوں کی ادائیگی کرے۔(۳)

☆ پانچ وقت نماز پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔(۴)

☆ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے۔(۵)

☆ پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی مؤمن کو پاکیزہ وطاہر بنا دیتی ہے۔(۶)

(۴۲) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"حطت عنه خطاياه وان كانت مثل زبد البحر"(۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔

۲۔ نوار الباری، ج ۱۴، ص ۱۲۹ ۳۔ ایضاً، ص ۱۳۰

۴۔ فیوض الباری، ج ۳، ص ۲۲۹ ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۲۲

۷۔ i بخاری، الدعوات، رقم ۶۴۰۵، ص ۵۳۸

ii مسلم، المساجد، رقم ۱۳۵۲، ص ۷۷۱

iii ترمذی، الدعوات، رقم ۳۴۶۰، ص ۲۰۰۸

iv ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات، رقم ۱۳۸۲، ص ۲۵۵۹

مسائل ونصائح:

☆ تسبیح وتحمید کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(۸)

☆ اللہ کا ذکر کرنے سے حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں، حقوق العباد کیلئے بندوں کا معاف کرنا ضروری ہے۔(۹)

☆ بندے کے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں، اللہ کی حمد وثنا کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں۔(۱۰) ☆ ہر فرض نماز کے بعد تسبیحات کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔(۱۱)

☆ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔(۱۲)

(۴۳) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من شھد الجنازة حتی یصلی فلہ قیراط ومن شھد حتی تدفن کان لہ قیراطان قیل .ما القیراطان ؟ قال . مثل الجبلتین العظیمتین"(۱۳)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کسی کی نماز جنازہ پڑھے اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن بھی کرے اس کیلئے دو قیراط ثواب ہے اور قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔

۸۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۴۸۹ ۹۔ ایضاً ۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ شرح مسلم للنووی، ج۵، ص۹۵ ۱۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۴۸۹

۱۳۔ i بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۲۵، ص۱۰۳

ii مسلم، الجنائز، رقم ۲۱۹۶، ص۸۲۸

iii ابوداؤد، الجنائز، رقم ۳۱۶۸، ص۱۴۶۱

iv مسند احمد، رقم ۲۲۴۴۷

مسائل ونصائح:

☆نماز جنازہ میں شریک ہونا بڑے ثواب کا کام ہے۔

☆اللہ تعالیٰ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے پر رحمت فرماتا ہے۔

☆مسلمان بھائی کے کفن ودفن میں شریک ہونا بھی باعث ثواب ورحمت ہے۔

☆مسلمان کے جنازہ کے بعد دفن کرنے میں بھی شریک ہونا چاہیے۔(۱۴)

☆ثواب کا تعلق آخرت سے ہے۔(۱۵)

☆فوتیدگی پر جانا اور اہل میت کے ساتھ غمخواری اور ہمدردی کا اظہار کرنا ہمارا دینی واخلاقی فریضہ ہے۔(۱۶)

(۴۴) عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال :

"الذى تفوته صلاة العصر فكانما وتر اهله وماله".(۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس آدمی سے عصر کی نماز فوت ہوگئی۔گویا کہ اس کے گھر والے اور اس کا مال ہلاک ہوگیا۔

۱۴۔ فیوض الباری، ج۵،ص۱۱۳ ۔ ۱۵۔ ایضاً،ص۱۴

۱۶۔ عمدۃ القاری، ج۶،ص۱۸۰

۱۷۔ i بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۲،ص۴۵

ii مسلم، المساجد، رقم ۱۴۱۷،ص۷۷۵

iii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۴۱۴،ص۱۲۵۴

iv مسند احمد، رقم ۵۷۸۴

نقدِ سند: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا ہے اور زہری نے سالم اور انہوں نے اپنے والد سے اور والد نے نبی کریم ﷺ سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆نمازعصر کی خصوصی طور پر حفاظت کرنی چاہیے اوراسے وقت پرادا کرنا چاہیے۔(۱۸)

☆نمازعصر کی ادائیگی میں سستی کرنے والے پر بڑا سخت گناہ ہے۔

☆صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نمازعصر ہے۔(۱۹)

☆دُنیا کا تمام مال آخرت کیلئے ایک ادنیٰ نیکی سے حقیر ہے۔(۲۰)

☆نماز فجر اور عصر کے وقت ملائکہ کا اجتماع ہوتا ہے۔(۲۱)

☆دنیا کے کاموں میں مصروفیت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بہت بڑی فضیلت ہے۔

☆اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے فضیلت عطا کرتا ہے۔(۲۲)

(۴۵) حدثنا ابو هريرة قال قال محمد صلى الله عليه و آله وسلم.

"اما يخشى احدكم او لا يخشى احدكم اذا رفع راسه قبل الا مام ان يجعل الله رأسه رأس حمار او يجعل الله صورته فى صورة حمار"(۲۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کیا وہ آدمی اس بات سے نہیں ڈرتا جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے تبدیل کردے۔

۱۸۔ البقرۃ۲: ۲۳۸ ۱۹۔ فتح الباری، ج۲، ص۳۱

۲۰۔ ایضاً ۲۱۔ عمدۃ القاری، ج۴، ص۵۵

۲۲۔ i۔ایضاً ii۔البقرۃ۲: ۱۰۵

iii۔ال عمران۳: ۷۴

۲۳۔ i بخاری، الاذان ، رقم۶۹۱، ص۵۵

ii مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۳، ص۷۴۶

iii نسائی، الامامۃ، رقم۸۲۹، ص۲۱۴۰

iv مسند احمد، رقم۱۰۵۵۱

مسائل ونصائح:

☆مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔

☆امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سر اٹھانا گناہ ہے۔

☆اس امت میں مسخ ممکن ہے۔(۲۴)

☆اس امت میں مسخ خاص ہے عام نہیں ہے یعنی پوری امت مسخ کر دی جائے ، یہ نہیں ہو گا۔(۲۵)

☆امام سے پہلے سر اٹھانے کو معمولی نہ سمجھا جائے۔

☆امام سے پہلے سر اٹھانا گدھے کی حماقت کی طرح ہے۔(۲۶)

☆مقتدی کیلئے امام کے منصب کا لحاظ کرنا لازم ہے۔(۲۷)

☆امام کی ظاہری و باطنی متابعت واجب ہے۔

☆قرب قیامت لوگوں کی شکلیں بدلیں گی۔(۲۸)

(۴۶) ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:

"مثل المهجر كمثل الذى يهدى بدنة ثم كبشا ، ثم دجاجة ، ثم بيضة ." (۲۹)

۲۴۔ فیض الباری، ج۳، ص۳۳۱ ۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ انوار الباری، ج۱۵، ص۱۷۱ ۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ عمدۃ القاری، ج۴، ص۳۱۲

۲۹۔ i بخاری، الجمعۃ، ۹۲۹، ۳۰ ۷۳

ii مسلم ، الجمعۃ، ۱۹۸۴، ص۸۱۲

iii نسائی، الجمعۃ، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ص۲۱۷۸

iv مسند احمد، رقم ۷۲۶۲، ۷۷۷۲

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
(جمعہ کیلئے) جلدی آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ جمعۃ المبارک کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

☆ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے جلدی آنے والے کیلئے ثواب واجر زیادہ ہے (۳۰)

☆ جمعۃ المبارک کی عظمت بہت زیادہ ہے۔

☆ خطبہ جمعہ میں شرکت واجب ہے۔ (۳۱)

☆ خطبہ جمعہ توجہ سے سننا چاہیے۔ (۳۲)

☆ خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنا چاہیے۔ (۳۳)

۳۰۔ عمدۃ القاری، ج ۵، ص ۹۸ ۔۔۔ ۳۱۔ فتح الباری، ج ۲، ص ۴۰۷

۳۲۔ انوار الباری، ج ۱۷، ص ۱۱۰ ۔۔۔ ۳۳۔ فیوض الباری، ج ۴، ص ۶۷

متفرق

(۴۷) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال :

"الاحسان ان تعبدالله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك ." (۳۴)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھتا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ عبادت کرتے وقت توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہمارے ظاہر و باطن کو دیکھ رہا ہے۔(۳۵)

☆ عبادت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔(۳۶)

☆ عبادت کے ذریعے بندے کا ربط اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے۔(۳۷)

☆ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور ہمارے ذہن میں رہنا چاہیے۔(۳۸)

☆ عبادت اخلاص کے ساتھ کی جائے۔

۳۴۔ i بخاری، التفسیر، رقم ۴۷۷۷، ص ۴۰۵

ii مسلم، الایمان، رقم ۹۳، ص ۶۸۱

iii سنن ابی داؤد، السنۃ، رقم ۴۶۹۵، ص ۱۵۶۸

۳۵۔ نزھۃ القاری، ج ۱، ص ۳۷۶ ۔ ۳۶۔ ایضاً، ص ۳۷۸

۳۷۔ انوار الباری، ج ۴، ص ۱۶۴ ۔ ۳۸۔ ایضاً

☆دنیا میں دیدارِ الٰہی ممکن نہیں ہے۔(۳۹)

(۴۸) عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

"انما مثل صاحب القرآن کمثل الصاحب الابل المعلقۃ ان عاھد علیھا امسکھا وان طلقھا ذھبت" (۴۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بندھا ہوا ہو اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا ہو تو وہ رک جائے اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ چلا جائے۔

۳۹۔ فیوض الباری، ج۱، ص۲۲۰

۴۰۔ i بخاری ،فضائل القرآن، رقم ۵۰۳۱، ص۴۳۶

ii مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۳۹، ص۸۰۲

iii مسند احمد ،رقم ۴۶۶۵ /۴۷۵۹

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرنی چاہیے۔

☆ اگر قرآن مجید کو پڑھنا چھوڑ دیا جائے تو اس کے بھولنے کا خطرہ ہے۔ (۴۱)

☆ حافظ قرآن کو اس کی تلاوت مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔

☆ قرآن مجید کے احکامات پر عمل پیرا رہنا چاہیے۔ (۴۲)

☆ اگر اس کے احکامات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ بھی آدمی کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔ (۴۳)

☆ قرآن کو چھوڑنے والا گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے۔

☆ قرآن مجید کو یاد کر کے بھول جانا آفت ہے۔ (۴۴)

(۹۴) عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال:

"انما اجلكم فيما خلا من الامم كما بين صلاة العصر الى مغارب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى على قيراط قيراط ثم انتم تعملون من صلاة العصر الى مغارب الشمس على قيراطين قيراطين فغضبت اليهود والنصارى وقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء فقال هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال: فانه فضلى اوتيه من اشاء."

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۴۵)

۴۱۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۷۵ ۔۔۔ ۴۲۔ فتح الباری، ج ۹، ص ۷۹

۴۳۔ ایضاً ۔۔۔ ۴۴۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۲۷۰

۴۵۔ i بخاری، الاجارۃ، رقم ۲۲۷۱، ص ۱۷۶ ii ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۱، ص ۱۹۴۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کون میرے لیے دوپہر تک ایک قیراط پر کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے میں کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس وقت تک کام کیا۔ پھر اب تم لوگ غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود ونصاریٰ غصے میں آگئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں "نہیں" تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆ امت مسلمہ کے لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں کم ہوں گی۔

☆ امت مسلمہ کے اعمال پہلی امتوں سے کم اور اجر زیادہ ہوگا۔

☆ پہلے انبیاء کی رسالت ونبوت مکمل ہو چکی ہے۔ اب رسالت محمدیہ ﷺ کا زمانہ ہے۔(۴۶)

☆ اب اعمال اس کے قبول ہوں گے جو دین اسلام میں داخل ہو۔(۴۷)

☆ اب یہود ونصاریٰ کے اعمال غیر مقبول ہیں۔(۴۸)

☆ اللہ تعالیٰ مالک ومختار ہے جسے جتنا چاہے عطا کردے۔(۴۹)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ گزر چکا ہے۔

☆ امت محمدیہ کا مدت زمانہ یہود ونصاریٰ کے مدت زمانہ سے کم ہے۔(۵۰)

۴۶۔ عمدۃ القاری، ج۸، ص۶۱۹ ۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ ایضاً ۴۹۔ آل عمران ۳: ۴۷

۵۰۔ فتح الباری، ج۴، ص۴۴۹

فصل سوم

لسانی عبادات

(۵۰)عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول للّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل المومن الذی یقراء القرآن کا ترنجة طیحها طیب وریحها طیب الذی لا یقراء القرآن کا التمرة طعمها طیب و لا ریح فیها ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقراء القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو پاکیزہ اور

۱۔ i بخاری، فضائل القرآن، رقم ۵۰۲۰، ص ۴۳۵

ii مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۶۰، ص ۸۰۳

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۵، ص ۱۹۳۹

iv ابوداؤد، الاداب، رقم ۴۸۲۹، ص ۱۵۷۸

v ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۱۴، ص ۲۴۹۰

vi مسند احمد، ۴/۳۹۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

ذائقہ خوشگوار ہے۔اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے۔اور منافق کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مسلمان جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کا ظاہر و باطن پاکیزہ و اچھا ہے۔(۲)

☆ایسا مؤمن اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبے والا ہے۔

☆ایسا مسلمان جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، یہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اچھا نہیں ہے۔(۳)

☆جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے، یہ بظاہر اچھا نہیں، لیکن باطن کے لحاظ سے بہتر ہے۔(۴)

☆منافق قرآن پڑھنے والے کا ظاہری تاثر اچھا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ اچھا نہیں ہوتا۔(۵)

☆منافق جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کا ظاہر و باطن خراب ہے۔(۶)

(۵۱) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"مثل الذین یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت"(۷)

۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۳،ص۵۶۳ ۳۔ نزھۃ القاری، ج۵،ص۲۶۵

۴۔ ایضاً ۵۔ عمدۃ القاری، ج۱۳،ص۵۶۳

۶۔ ایضاً

۷۔ i بخاری، الدعوات، رقم ۶۴۰۷،ص۵۳۸

ii مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۸۲۳،ص۸۰۱

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۸)

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔

☆ دلوں کا اطمینان ہی حقیقی زندگی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔(۹)

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔

☆ اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔(۱۰)

☆ جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ بظاہر زندہ لیکن حقیقت میں مردہ ہے۔

☆ ہمیں اپنی زبان، قلب اور جوارح سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔(۱۱)

(۵۲) عن الحارث بن سويد حدثنا عبدالله بن مسعود حديثين احدهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم والاخر عن نفسه قال:

" ان المؤمن يرى ذنوبه كانه قاعد تحت جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب مر على انفه، ثم قال لله افرح بتوبة العبد من

۸۔ عمدة القاری، ج۱۵، ص۴۹۱
۹۔ الرعد۱۳: ۲۸
۱۰۔ فتح الباری، ج۱۱، ص۲۰۹
۱۱۔ ایضاً

رجل نزل منزلا وبه مهلكة و معه راحلته عليها طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته حتى اشتد عليه الحر والعطش اوما شآء الله قال ارجع الى مكانى فرجع فنام نومة ثم رفع رأسه فاذا راحلته عنده" (۱۲)

ترجمہ: حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا ان کا اپنا قول ہے فرمایا:

مؤمن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آگرے۔جبکہ فاسق وفاجر اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے مکھی گزرتی ہوئی چلی گئی،پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے اس پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پر خطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت اسے تڑپاتی ہے یا جو اللہ نے چاہا۔اس نے کہا کہ میں اپنے مکان کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے۔جب بیدار ہو کر سر اٹھاتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس ہوتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا توبہ واستغفار کرنا بہت پسند ہے۔

☆توبہ گناہوں کا کفارہ ہے۔(۱۳)

☆مؤمن کا دل ایمان کی قوت سے منور ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔(۱۴)

۱۲۔ بخاری،الدعوات،۶۳۰۸،ص۵۳۱

۱۳۔ فتح الباری،ج۱۱،ص۱۰۴ ۱۴۔ ایضاً،ص۱۰۵

☆مؤمن ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے۔

☆گناہ کو ہلکا سمجھنے والا منافق ہے۔(۱۵)

☆مؤمن گناہ پر نادم ہوتا ہے جب کہ منافق گناہ کی پرواہ نہیں کرتا۔(۱۶)

☆گناہوں پر شرمندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے پر رب تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔

(۵۳)عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائة مرة حطت عنه خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر ."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب(۱۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں۔

۱۵۔ عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۴۱۵ ۱۶۔ فتح الباری، ج۱۱،ص۱۰۴

۱۷۔ i-بخاری، الکتاب الدعوات، رقم ۶۴۰۵،ص ۵۳۸

ii مسلم، فضائل القرآن ، رقم ۱۸۷۶،ص ۸۰۴

iii ترمذی، فضائل القرآن ، رقم ۲۸۸۳،ص ۱۹۴۱

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسی مفہوم کی حدیث اپنی اپنی سند سے ذکر کی ہے جو کہ امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہے۔

سند بخاری: حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:(رقم :۶۴۰۵)

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۱۸)

☆ روز محشر تسبیح وتحلیل اور تحمید کا وزن نیکیوں میں بہت بھاری ہوگا۔(۱۹)

☆ قیامت کے دن تسبیح وتحمید میزان کو نیکیوں کی طرف جھکا دے گی۔(۲۰)

☆ اہل ایمان کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔(۲۱)

☆ ہمیں تسبیح وتحمید زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔(۲۲)

۱۸۔ البقرۃ۲:۵۸ ۔ ۱۹۔ بخاری، التوحید، رقم ۷۵۶۳، ص ۶۳۱

۲۰۔ مسلم، الدعوات، رقم ۳۵۱۷، ص ۲۰۱۳ ۔ ۲۱۔ التحریم۶۶:۸

۲۲۔ النصر۱۱۰:۳

باب چہارم

اخلاق و فضائل

فصل اوّل	دعوت دین
فصل دوم	معاشرتی اخلاقیات
فصل سوم	فضائل

فصل اوّل

دعوت دین

(۵۴) عن انس بن مالك عن ام حرام وهی خالة انس قالت اتانا النبی صلی الله علیه وآله وسلم یوما فقال :

" ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا علی الأسرة او مثل الملوك علی الأسرة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔

۱۔ i بخاری، الجہاد، رقم ۲۷۸۸، ص ۲۲۵

ii مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۳۴، ص 1019

iii ابوداؤد، الجہاد، رقم ۲۴۹۰، ص ۱۴۰۷

iv ترمذی ،فضائل الجہاد، رقم ۱۶۴۵، ص ۱۸۲۱

v نسائی، الجہاد، رقم ۳۱۷۳، ص ۲۲۹۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک کی خالہ ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆سمندری جہاد افضل ترین جہاد ہے۔(۲)

☆جہاد کرنے والے جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھیں گے۔(۳)

☆حضور اکرم ﷺ نے مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی اور یہ معجزات نبوی ﷺ میں سے ہے۔

☆راہِ خدا میں موت شہادت ہے۔(۴)

☆جہاد فی سبیل اللہ کی تمنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔(۵)

☆شہادت کی موت افضل ترین موت ہے۔

☆آپ ﷺ کو مستقبل کے ان غزوات کا علم دیا گیا۔(۶)

☆نبی کریم ﷺ کا خواب وحی خدا ہوتی ہے۔(۷)

(۵۵) عن سالم ابی النصر مولی عمربن عبیداللہ وکان کاتبہ قال کتب الیہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

" واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف" (۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جان لو بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

مسائل ونصائح:

☆راہِ خدا میں شہید ہونے کی تمنا کرتے رہنا چاہیے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۰،ص۹۰ ۔ ۳۔ ایضاً،ص۸۸

۴۔ فیوض الباری، ج۱۱،ص۱۶۴ ۔ ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج۱۰،ص۸۸ ۔ ۷۔ ایضاً

۸۔ بخاری، الجہاد، رقم ۲۸۱۸ ،ص۲۲۷

☆ دوسروں کو جہاد کرنے کی تلقین کرنا حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ (۹)

☆ راہِ خدا میں شہید ہونا بہت بڑی نعمت اور فضیلت ہے۔ (۱۰)

☆ شہداء کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔

☆ مسلمانوں کو جب جہاد کیلئے بلایا جائے تو خلوص قلب سے لبیک کہنا چاہیے۔ (۱۱)

☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ کرے۔

☆ جہاد کا راستہ نجات اور جنت کا راستہ ہے۔ (۱۲)

۹۔ الانفال ۸:۶۵ ۔ ۱۰۔ فیوض الباری، ج ۱۱، ص ۲۵۶

۱۱۔ ایضاً ۔ ۱۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۰، ص ۱۲۸

فصل دوم

معاشرتی اخلاقیات

(٥٦) عن النعمان بن بشیر قال سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقول :

" فمن اتقی الشبهات استبراء لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات کراع یرعی حول الحمٰی یوشك ان یواقعه "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(١)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو شبہ ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو کسی دوسرے کی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ سے بھی چر لیں۔

١۔ i بخاری، کتاب الایمان، رقم ٥٢، ص ٦

ii مسلم، المساقاۃ، رقم ٤٠٩٤، ص ٩٥٥

iii ترمذی، البیوع، رقم ١٢٠٥، ص ١٧٧٢

iv ابوداود، البیوع، رقم ٣٣٢٩/٣٣٣٠، ص ١٤٧٣

v نسائی، البیوع، رقم ٤٤٥٨، ص ٢٣٧٧

vi مسند احمد، رقم ١٨٣٩٦، ١٨٤٠٢

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبی سے نعمان بن بشیر کے علاوہ اور طرق سے بھی مروی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مسلمان پر حلال وحرام کی تمیز کرنا لازمی ہے۔(۲)

☆جس چیز کی حلت وحرمت واضح نہ ہو اس سے بچنا دینی فریضہ ہے۔

☆مشتبہات سے بچنے والا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔(۳)

☆مشتبہات سے بچنا اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔(۴)

☆تفہیم دین کیلئے اشتباہ والی اشیاء میں جرح وتعدیل کرنا جائز ہے۔(۵)

☆مشتبہات سے نہ بچنے والا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆اسلام میں کسی اور کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

☆اشیاء کی تین اقسام ہیں ا۔حلال ۲۔حرام ۳۔مشتبہات (۶)

☆اشتباہ والی اشیاء میں دلائل سے حلت وحرمت واضح ہو جائے تو عمل کرنا جائز ہے۔(۷)

(۵۷) حدثنا حذیفة قال حدثنا رسول لله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل الرالوکت ثم ینام النومة فتقبض فیبقی اثرها مثل المجل کجمر دحرجته علی رجلك فنفط فتراه منتبرا ولیس فیه شئی"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۸)

۲۔ عمدۃ القاری، ج ا، ص ۴۳۸ ۳۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۹۱

۴۔ ایضاً ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج ا، ص ۴۳۸ ۷۔ ایضاً

8 i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۷، ص ۵۴۵ ii مسلم، الایمان، رقم ۳۶۷، ص ۷۰۲

iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۷۹، ص ۱۸۷۰ iv- ابن ماجه، الفتن، رقم ۴۰۵۳، ص ۲۷۲۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی۔ اس کا ہلکا سا نشان نقطہ کی طرح رہ جائے گا۔ پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔ اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا، جس طرح کہ ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا دے اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کرلے اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ قرب قیامت امانت اٹھ جائے گی۔

☆ مسلمانوں کا فرائض وواجبات کو پورا نہ کرنا اور منہیات سے نہ رکنا علامات قیامت میں سے ہے۔(۹)

☆ ایسی صورت میں مسلمانوں کے دل نور ایمان سے خالی ہوجائیں گے۔(۱۰)

☆ امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام آگ کا عذاب ہے۔

☆ امانت کا قائم رکھنا لوازمات ایمان میں سے ہے۔(۱۱)

☆ مسلمانوں کو امانت کو قائم رکھنا چاہیے۔(۱۲)

۹۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۵۶۹ ۱۰۔ ایضاً، ص۵۷۰

۱۱۔ فتح الباری، ج۱۱، ص۳۳۴ ۱۲۔ نزہۃ القاری، ج۵، ص۶۶۴

(۵۸) عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم انه قال :

" لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین "(۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

مسائل ونصائح:

☆مؤمن کو جہاں سے ایک دفعہ دھوکا ملے دوبارہ وہاں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

☆مسلمان کو اپنے امور حکمت ودانائی سے چلانے چاہیے(۱۴)

☆مؤمن تجربات سے سبق سیکھتا ہے۔(۱۵)

☆آدمی کو اپنے دینی ودنیاوی امور میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱۶)

☆مؤمن کو اگر کسی گناہ کی سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہیں ملے گی۔

☆مؤمن اپنے امور میں غور وفکر کر کے عمل کرتا ہے۔

☆غافل مؤمن بغیر سوچے سمجھے اپنے امور سرانجام دیتا ہے۔اور دوبارہ دھوکا کھا جاتا ہے۔(۱۷)

☆شریر آدمی سے نرمی نہ کی جائے اور اس پر اعتماد نہ کیا جائے۔(۱۸)

۱۳۔ i بخاری، الادب، رقم ۶۱۳۳، ص ۵۱۷
ii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۹۸، ص ۱۱۹۶
iii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۶۲، ص ۱۵۸۰
iv مسند احمد، رقم ۸۹۳۷

۱۴۔ فتح الباری، ج ۱۰، ص ۵۲۸ ۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۲۶۷ ۱۷۔ ایضاً، ص ۲۶۸

۱۸۔ فتح الباری، ج ۱۰، ص ۵۲۸

(۵۹) حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا ابان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

"مثل الجلیس الصالح والسود کمثل صاحب المسك ان لم یصبك منه شیء اصابك من ریحه ومثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه ."(۱۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیک ہم نشین کی مثال خوشبو والے کی طرح ہے۔ اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوشبو کو اس سے پا ہی لے گا اور بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے اگر تو اس کی سیاہی سے بچ بھی جائے تو اس کا دھواں تجھے ضرور پہنچے گا۔

مسائل ونصائح:

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔

☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے(۲۰)

☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا(۲۱)

۱۹۔ i بخاری، الذبائح والصید، رقم ۵۵۳۴، ص ۴۷۶ ii مسلم، البر، رقم ۶۶۹۲، ص ۱۱۳۶

iii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۲۹، ص ۱۵۷۸ iv مسند احمد، رقم ۴/۴۰۴

۲۰۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۴۶۳ ۲۱۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۳۷۶

☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔(۲۲)

☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہیے۔(۲۳)

☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔(۲۴)

☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندہ کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔(۲۵)

۲۲۔ فتح الباری، ج۴، ص۳۲۴ ۔ ۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ ایضاً ۔ ۲۵۔ ایضاً

(۶۰) عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

" المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وشبك بین اصابعہ "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں تشبیک کی یعنی ایک دوسرے میں داخل کیا۔

مسائل ونصائح:

☆ اہل ایمان ایک دوسرے کیلئے سکون ومضبوطی کا باعث ہیں۔(۲۷)

☆ تمام اہل اسلام کیلئے لازم ہے کہ اتحاد کو برقرار رکھیں۔(۲۸)

☆ اتحاد کو توڑنے والا ذلیل ورسوا ہوگا۔(۲۹)

☆ وعظ ونصیحت کے دوران مثال دینے اور سمجھانے کیلئے تشبیک دینا جائز ہے۔(۳۰)

☆ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں تفریق وتخریب کا باعث بنے۔(۳۱)

☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دنیا وآخرت میں معاون ومددگار ہے۔(۳۲)

۲۶۔ i بخاری، المظالم، رقم ۲۴۴۶، ص ۱۹۲

ii مسلم ، البر والصلۃ، رقم ۶۵۸۵، ص ۱۱۳۰

iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۲۸، ص ۱۸۴۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۔ الصف ۶۱: ۴ ۲۸۔ آل عمران ۳: ۱۰۳

۲۹۔ ایضا: ۱۰۵ ۳۰۔ فیوض الباری، ج ۲، ص ۱۹۴

۳۱۔ ایضاً ۳۲۔ فتح الباری، ج ۱۰، ص ۴۵۰

(۶۱) عن ابی ھریرۃ: سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

"ان العبد لیتکلم بالکلمة ما یتبین فیھا یزل بھا فی النار ابعد ما بین المشرق "(۳۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔

☆ بغیر تفکر وتدبر کے کی ہوئی بات سے بعض دفعہ بھاری نقصان ہو جاتا ہے۔(۳۴)

☆ کسی لفظ کو زبان پر لانے سے پہلے عواقب پر غور وفکر کرنا چاہیے۔

☆ جس بات سے نقصان ہو وہ نہ کرنا بہتر ہے۔(۳۵)

☆ زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔(۳۶)

☆ اسلام میں فحش اور برائی والا کلام جائز نہیں ہے۔(۳۷)

☆ انسان جس کلام کے حسن وقباحت سے واقف نہ ہو اسے زبان پر نہ لائے۔(۳۸)

۳۳۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۷۷، ص ۵۴۴

ii- مسلم، الزھد، رقم ۷۴۸۱۲، ص ۱۱۹۴

iii- ترمذی، الرقاق، رقم ۲۳۱۴، ص ۱۸۸۵

۳۴۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص ۵۵۳ ۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ فتح الباری، ج۱۱، ص ۳۰۹

۳۷۔ ایضاً، ص ۳۱۱ ۳۸۔ ایضاً

(۶۴) عن عدی بن حاتم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ". (۳۹)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

دوزخ سے بچو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

مسائل ونصائح:

☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ (۴۰)

☆ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ ☆ سائل حقیقی کو سختی سے جواب دینا جائز نہیں ہے۔ (۴۱)

☆ غریب ومسکین وکمزور لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے (۴۲) ☆

اچھی بات کرنے سے قلب کی صفائی وپاکیزگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۴۳)

☆ بندہ کو قول وفعل کے ساتھ صدقہ اور نیکی کمانے پر حریص رہنا چاہیے (۴۴)

---

i- بخاری، العلم، رقم ۶۱ ۲۷، ص ۷، ۹

ii- مسلم، صفات المنافقین، رقم ۲۷۱۰۲، ص ۱۱۷۶

iii- مسند احمد، رقم ۶۴۷۷

۴۰- عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵ ۴۱- الضحیٰ ۹۳: ۱۰

۴۲- فیوض الباری، ج ۶، ص ۲۷ ۴۳- عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵

۴۴- فتح الباری، ج ۳، ص ۲۸۳

(۶۳) عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ببعض جسدی فقال :

"کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل" (۴۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اجنبی کی طرح یا مسافر کی طرح زندگی گزار۔

مسائل ونصائح:

☆ مال ودولت کا حریص ہونا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

☆ موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔

☆ جتنا مال ودولت کم ہوگا قیامت کے دن حساب وکتاب میں آسانی ہوگی۔

☆ لوگوں کے ساتھ میل جول کم رکھنے سے آدمی حسد، عداوت، بغض، کینہ، چغل خوری اور دوسرے بُرے رزائل سے محفوظ رہتا ہے۔(۴۶)

☆ دنیا فانی ہے۔(۴۷)

☆ ہر وقت اطاعتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔(۴۸)

☆ زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔(۴۹)

☆ اس دنیا میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔(۵۰)

۴۵۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۱۶، ص ۵۳۹ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۳۳، ص ۱۸۸۶
iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۱۴ ص ۲۷۲۷

۴۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۰۰ ۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ ایضاً ۴۹۔ آل عمران ۳: ۱۴۰

۵۰۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۳۴

(۶۴) عن عبدالله بن عمر يقول : قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم :

"اخبروني بشجرة كالرجل المسلم تؤتي اكلها كل حين باذن ربها، لا يتحات ورقها؟ ثم قال: هي النخلة" (۵۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ طلبہ اور مستفیدین کو متوجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔
☆ علم کے شوقین کا ذوقِ علم بڑھانے کیلئے ان سے سوالات کیے جائیں۔ (۵۲)
☆ سوال کرنے کا مقصد مسئول کو پریشان کرنا یا مغالطہ میں ڈالنا نہیں ہونا چاہیے۔ (۵۳)
☆ امتحان لینے کیلئے اپنے شاگردوں یا اصحاب سے سوال کرنا جائز ہے۔ (۵۴)
☆ اپنے اساتذہ، شیوخ یا بڑوں کے سامنے خاموش رہنا بہترین عمل ہے۔ (۵۵)
☆ مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانا بہترین تبلیغ علم ہے۔
☆ مسلمان اخلاق و عادات اور حسن اعمال میں مستقل مزاج ہوتا ہے۔ (۵۶)

۵۱۔ i- بخاری، العلم، رقم ۶۱ ، ۷۲ ،ص ۷، ۹
ii- مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۱۰۲، ص ۱۱۷۶
iii- مسند احمد، رقم ۶۴۷۷

۵۲۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۵۱ ۔۔۔ ۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ فیوض الباری، ج ۱، ص ۲۴۱ ۔۔۔ ۵۵۔ ایضاً

۵۶۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۵۱

☆ کھجور کے درخت کی طرح مسلمان بھی اپنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دوسروں کیلئے سرچشمہ خیر بن سکتا ہے۔(۵۷)

☆ جیسے کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں اسی طرح مؤمن کے دل میں ایمان بڑا گہرا ہوتا ہے۔(۵۸)

☆ سوال کرنا عدم علیت پر دلالت نہیں کرتا۔

☆ مؤمن ہمیشہ سچا، کھرا، ملنسار، خوش مزاج اور دوسروں کیلئے نافع ہوتا ہے۔(۵۹)

☆ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ کسی کیلئے نقصان کا باعث نہ ہو۔(۶۰)

۵۷۔ ایضاً
۵۸۔ فیوض الباری، ج ۱، ص ۲۴۱
۵۹۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۲۰
۶۰۔ ایضاً

(٦٥) عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

"تری المؤمنین فی تراحمهم و توادهم وتعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی له سائر جسده بالسهر والحمی" (٦١)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمن بندوں کی مثال ان کی آپس میں محبت، اتحاد اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے جسم کو نیند نہ آئے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مؤمن کا اپنے مؤمن بھائی کے ساتھ معاملہ محبت و شفقت والا ہونا چاہیے۔ (٦٢)

☆ اہل ایمان کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے

☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ (٦٣)

☆ مسلمان کی مسلمان کے ساتھ ہمدردی ایمان کی بنیاد پر ہونی چاہیے کسی اور سبب سے نہیں ہونی چاہیے۔ (٦٤)

☆ اہل اسلام کو ایک دوسرے کیلئے سکون وراحت کا باعث ہونا چاہیے۔ (٦٥)

☆ ایمان اور تکالیف ومصائب لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ ایمان اصل اور تکلیف اس کی فرع ہیں جیسا کہ جسم اصل اور اعضاء اس کی فرع ہیں۔ (٦٦)

٦١۔ i بخاری، الادب، رقم ٦٠١١، ص ٥٠٩ ii مسلم، البر والصلة، رقم ٦٥٨٦، ص ١١٣٠
iii مسند احمد، رقم ١٨٤٠١، ١٨٤٠٣، ١٨٤٠٨

٦٢۔ عمدۃ القاری، ج ١٥، ص ١٧٥ ٦٣۔ ایضاً، ص ١٧٦

٦٤۔ فتح الباری، ج ١٠، ٤٣٩ ٦٥۔ ایضاً

٦٦۔ ایضاً، ص ٤٤٠

(٦٦) عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

" مثل القائم على حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فاصاب بعضهم اعلاها بعضهم اسفلها فكان الذين فی اسفلها اذا استقوا من الماء مروعلى من فوقهم فقالوا لو انا خرقنا فی نصيبنا خرقاً ولم نؤذ من فوقنا فان يتركوهم وما ارادوا هلكوا جميعاً وان اخذوا على ايدهم نجوا و نجوا جميعاً . ورواه الترمذی: يصعدون فيستقون المآء فيصبون على الذين فی اعلاها فقال الذين فی اعلاها لاندعكم تصعدون فتؤذوننا فقال الذين فی اسفلها فانا ننقبها فی اسفلها فنستقی فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم نجوا جميعا وان تركوهم غرقوا جميعا "

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح (٦٧)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی کرنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر والا حصہ اور بعض کو نیچے والا حصہ ملا۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔

اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں گے تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔

٦٧۔ i بخاری، الشرکۃ، رقم ۲۴۹۳، ص ۱۹۶

ii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۷۳، ص ۱۸۷۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل و نصائح:

☆ حدود الٰہیہ کو قائم کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔

☆ تمام مسلمان ایک کشتی کے سواروں کی طرح ہیں۔ اگر کسی ایک کو یا بعض کو نقصان پہنچے گا تو تمام کو نقصان پہنچے گا۔

☆ اگر مسلمانوں نے حدود الٰہیہ کو قائم کیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کیا تو نجات پائیں گے۔ (۶۸)

☆ گناہگار گناہوں کی وجہ سے اور نیکوکار علانیہ کام برائی سے نہ روکنے کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔ (۶۹)

☆ تقسیم کے وقت تطییب قلب کیلئے قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ (۷۰)

☆ مسلم امہ کو نقصان پہنچانے والے کو روکنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ (۷۱)

☆ جو طاقت ہونے کے باوجود برائی کو نہ روکے تو وہ مستحق عذاب ہے۔ (۷۲)

☆ مسلمان کیلئے کوئی ایسا کام جو اس کے پڑوسی کیلئے نقصان دہ ہو کرنا جائز نہیں ہے۔ (۷۳)

☆ پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ بشرط استطاعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب ہے۔ (۷۴)

۶۸۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۲۱۶

۶۹۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸

۷۰۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۱۸۹

۷۱۔ ایضاً

۷۲۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸

۷۳۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۱۸۹

۷۴۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸

(٦٧) عن صفوان بن يعلى عن ابيه رضى الله عنه قال : فاتى النبى صلى الله عليه و آله وسلم فاهدرها وقال :

" ايدفع يده اليك فتقضمها كما يقضم الفحل "(٧٥)

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمان کا دوسرے مسلمان کے جسم کو نقصان پہنچانا منع ہے۔

☆ اپنے جسم کی حفاظت کیلئے نقصان پہنچانے والے کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔(٧٦)

☆ دفاع کرتے ہوئے جو نقصان پہنچایا جائے وہ شرعاً معاف ہے۔(٧٧)

☆ کسی مسلمان نے اپنے دفاع میں اگر دوسرے کا عضو ضائع کر دیا تو اس پر دیت یا قصاص نہیں ہے۔(٧٨)

☆ ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔

☆ اپنے آپ کو نقصان سے بچانا لازم ہے۔

٧٥۔ بخاری، الجہاد، رقم ٢٩٧٣، ص ٢٣٩ ٧٦۔ عمدۃ القاری، ج ١٠، ص ٢٩١

٧٧۔ ایضاً ٧٨۔ فتح الباری، ج ٣، ص ٣٣٣

(۶۸) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج " (۷۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔

مسائل ونصائح:

☆ عورتوں کے ساتھ معاملات نہایت محتاط انداز میں تدبیر و حکمت کے ساتھ حل کرنے چاہیے۔(۸۰)
☆ حضرت حواء کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔(۸۱)
☆ عورتوں کی کج روی اور ایذا رسانی پر صبر کرنا چاہیے۔(۸۲)
☆ میاں بیوی کو آپس میں نباہ کرنا چاہیے۔
☆ عورت کو طلاق دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۸۳)
☆ عورتوں کے ساتھ بھلائی والا سلوک کرنا چاہیے۔(۸۴)
☆ عورتوں پر ظلم کرنا اسلام میں منع ہے۔
☆ عورتیں کمزور اور مرد قوی ہیں، مردوں کو اس بارے میں خاص احتیاط کرنی چاہیے۔(۸۵)

۷۹۔ بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۳۳۱، ص ۲۶۹

۸۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴ — ۸۱۔ نزھۃ القاری، ج ۴، ص ۳۶۷

۸۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴ — ۸۳۔ فتح الباری، ج ۶، ص ۳۶۸

۸۴۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴ — ۸۵۔ النسآء ۴: ۳۴

فصل سوم

فضائل

(۶۹) عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"فضل عائشة علی النسآء کفضل الثرید علی سائر الطعام"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے کھانا ثرید کی تمام کھانوں پر۔

مسائل ونصائح:

☆ ثرید افضل ترین کھانا ہے۔(۲)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ترین خاتون ہیں۔

☆ آپ ﷺ کو کھانے میں ثرید اور عورتوں میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند تھیں۔(۳)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امہات المؤمنین میں سے اپنے وقت میں حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند تھیں۔

۱۔ i بخاری فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۷۶۹، ص ۳۰۶

ii مسلم فضائل الصحابۃ، رقم ۲۴۴۶، ص ۲۰۳۹

iii ترمذی المناقب، رقم ۳۸۸۷، ص ۲۰۳۹

iv ابن ماجہ الاطعمۃ، رقم ۳۲۸۱، ص ۲۶۷۵

فوائد: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۳۹۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۱۰۹

(۴۰) عن جابر بن عبدالله ان اعرابیا بایع رسول الله ﷺ فقال :

" المدینة کالکیر تنفی خبثها وینصع طیبها "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۴)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث چیز یعنی میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف ستھرا بنا تا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مدینہ منورہ خیر و برکت کا شہر ہے۔

☆ مدینہ منورہ کو حضور اکرم ﷺ تمام شہروں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔(۵)

☆ مسلمانوں کو مدینہ منورہ خالص بنا دیتا ہے۔(۶)

☆ منافق، گمراہ، بے دین مدینہ منورہ سے اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ اہل ایمان کیلئے مدینہ اطمینان کی جگہ ہے۔ ☆ مدینہ منورہ کو برا بھلا کہنے والا بدبخت ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی اور اس شہر اور اس کے رہنے والوں کی فضیلت دائمی ہے۔(۷)

۴۔ i بخاری باب الاحکام، رقم ۷۲۰۹، ص ۳۰۱ — ii مسلم باب الحج، رقم ۳۳۵۵، ص ۹۰۷

iii ترمذی باب المناقب، رقم ۳۹۲۰، ص ۲۰۵۱ — iv مسند احمد، رقم ۱۵۱۱۳/۱۳۱۹۲

نوٹ: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۔ فیض الباری، ج ۷، ص ۱۱۱ — ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۲۵۷

۷۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۰۰

(۱۷) عن ابی هریرة یقول : قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" بینما رجل راکب علی بقرة التفتت الیه فقالت لم اخلق لهذا خلقت للحراثة ؛ قال آمنت به انا و ابو بکر و عمر واخذ الذئب شاة فتبعها الرعی فقال له الذئب من لها یوم السبع ؟ یوم لا راعی لها غیری ؟ قال اٰمنت به انا و ابو بکر و عمر."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا! کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔

۸۔ i بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۹۰، ص ۳۰۰

ii مسلم، فضائل الصحابة، رقم ۶۱۸۳، ص ۱۰۹۸

iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۶۹۵، ص ۲۰۳۲ iv مسند احمد، رقم ۷۳۵۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ جو جانور جس کام کیلئے ہے اس سے وہی کام لیا جائے۔

☆ جانوروں کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

☆ جانوروں کو دوسرے کے ظلم سے بچانا ہم تمام پر لازم ہے۔

☆ اللہ کے حکم سے جانور بھی بول سکتے ہیں۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر بات کو سچا سمجھنا ایمان ہے۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان کامل اور آپ فضیلت والے ہیں۔(۹)

☆ رب تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔ (۱۰)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔(۱۱)

۹۔ فتح الباری، ج۷، ص۴۵

۱۰۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۵۵، ص۲۹۷

۱۱۔ ایضاً

(۴۷) عن ابی سعید خدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"بینا انا نائم رأیت الناس عرضوا علی وعلیھم قمص فمنھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذالک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا: فما اولتہ یا رسول اللہ؟ قال "الدین" (۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور ان کے بدنوں پر کرتے ہیں، ان میں سے بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے کرتے اس سے نیچے تک ہیں اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گزرے اور وہ اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے ہیں کہ وہ زمین پر گھسٹتا چلا جا رہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: دین۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (۱۳)

☆ نبی کریم ﷺ کو لوگوں کے حالات پر آگاہ کیا گیا تھا۔

☆ نبی کریم ﷺ تعبیر کا علم رکھتے تھے۔

☆ لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔

☆ جو دین پر جتنا عمل کرے گا اس کا درجہ اتنا ہی اعلیٰ ہوگا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل دین والے تھے۔ (۱۴)

۱۲۔ i۔ بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ رقم [illegible] ص [illegible]
ii۔ مسلم کتاب فضائل الصحابہ رقم [illegible] ص [illegible]
iii۔ ترمذی ابواب الرؤیا رقم [illegible] ص [illegible]

۱۳۔ فتح الباری جلد ۷ ص [illegible] ۱۴۔ عمدۃ القاری جلد [illegible] ص [illegible]

(۴۷)عن حمزة عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال:

" بينا انا نائم شربت يعنى اللبن حتى انظر الى الرّىّ يجرى فى ظفرى او فى اظفارى ثم ناولت عمر" قالوا فما اولته يا رسول الله ؟ قال "العلم"

قال ابو عيسى هذا حديث صحيح (۱۵)

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں سو رہا تھا میں نے ایک پیالہ دیکھا، جو میری طرف لایا گیا، اس پیالے میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

مسائل ونصائح:

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شان نبی کریم ﷺ کے سبب سے ملی۔

☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت علم وتقویٰ کے ذریعے حاصل ہوئی۔

☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیض نبوت عطا ہوا۔

☆ علم نافع کیلئے استاد یا شیخ کی توجہ کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

☆ علم کے تمام سرچشمے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے پھوٹتے ہیں۔

۱۵۔ i بخاری بفضائل اصحاب النبی ﷺ برقم ۳۶۸۱، ص ۲۹۹

ii مسلم بفضائل الصحابۃ برقم ۶۱۹۰، ص ۱۰۹۹

iii ترمذی بالرؤیا برقم ۲۲۸۴، ص ۱۸۸۲

تحقیق سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف صحیح ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے علوم عطا ہوئے۔

☆ علم سے جسم اور روح کو تازگی اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔

☆ بدن کی غذا دودھ اور روح کی غذا علم ہے۔(۱۶)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب وسنت کا کامل علم حاصل تھا۔(۱۷)

۱۶۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۶ ۱۷۔ ایضاً

(۷۴) عن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفۃ "(۱۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ کے نصف مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محترم ہیں۔

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینا یا برا کہنا حرام ہے۔

☆ امت محمدیہ کے اعلیٰ ترین لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔(۱۹)

☆ غیر صحابی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پیار تھا۔

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک دوسرے کو گالی دینا بھی ناجائز ہے۔(۲۰)

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام کے تمام سخی تھے۔

۱۸۔ i بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۷۳، ص ۲۹۹

ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۸۷، ص ۱۱۲۳

iii ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۶۵۸، ص ۱۵۶۵ iv مسند احمد، رقم ۱۱۰۷۹

۱۹۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۴۰۶ ۲۰۔ ایضاً

(۴۷) عن ابراهیم بن سعد عن ابیه قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی:

"الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لیس نبی بعدی" (۲۱)

ترجمہ: حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسائل و نصائح:

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔

☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔

☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

۲۱۔ یہ حدیث نمبر ۵ تحت ۲۵ پر گزر چکی ہے۔

(۷۷) عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

" مثل الذی یقرأ القرآن وھو حافظ له مع السفرة الکرام البررة ومثل الذی یقرأ القرآن وھو یتعاھده وھو علیه اشد فله اجران "(۲۷)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کیلئے دوہرا اجر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید کو پڑھنا بڑی عزت وشرف والا کام ہے۔

☆ قرآن مجید کا اصل مقصد اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔

☆ دینی امور میں مشکلات ومشقت کی وجہ سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔

☆ قرآن مجید پڑھنے والے کیلئے فرشتے ثواب لکھتے رہتے ہیں۔(۲۸)

☆ قرآن پڑھنے والوں کی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔(۲۹)

۲۷۔ بخاری، التفسیر، رقم ۴۹۳۷، ص ۴۲۵

۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۴۶۴ ۲۹۔ ایضاً

(۷۸) عن عبداللہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" مامن مسلم یصیبہ اذی شوکة فمافوقها الا کفر اللہ بهاسیئاته کما تحط الشجرة ورقها"(۳۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا:

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے کم پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمان کیلئے تکلیف باعث رحمت ہے۔(۳۱)
☆ تکلیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا ہے۔(۳۲)
☆ مسلمان کی نظر ہر وقت رب تعالیٰ پر ہونی چاہیے۔(۳۳)
☆ تکلیف کے وقت صبر کرنا چاہیے۔(۳۴)
☆ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے۔(۳۵)
☆ آزمائش رفع درجات کا سبب ہے۔(۳۶)

۳۰۔ بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۸، ص ۴۸۴

۳۱۔ بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۰، ص ۴۸۳ ۳۲۔ ایضاً، رقم ۵۶۴۱

۳۳۔ البقرة ۲: ۱۵۵ ۳۴۔ ایضاً

۳۵۔ عمدة القاری، ج ۱۴، ص ۴۴۳ ۳۶۔ نزھة القاری، ج ۵، ص ۴۸۸

باب پنجم

متفرق

متفرق

(۷۹) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم:

" انما الناس کابل المائة لا تکادتجد فیها راحلة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لوگوں کی مثال ایسے ہے جیسے کہ سو اونٹ ہوں اور ان میں سے آدمی کی سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ قرب قیامت اہل ایمان کی کمی ہوگی۔ ☆ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ صالحین اور اصحاب فضیلت لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔ (۲)

☆ قرب قیامت کمینہ صفت لوگوں کی اکثریت ہوگی۔ (۳)

☆ آخر وقت میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی کہ جن کی صحبت اصلاح سے خالی ہوگی۔ (۴)

☆ جب دینی احکامات کی لوگ پرواہ نہیں کریں گے تو قیامت قریب ہوگی۔ (۵)

☆ قرب قیامت کفار مقدار میں زیادہ ہوں گے۔ (۶)

☆ آخر وقت میں ذہین فطین، صاحب علم وفضل، دین دار، خداترس اور لوگوں کے خیر خواہوں کی کمی ہوگی۔ (۷)

۱۔ i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۸، ص ۵۴۵ ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۹۹، ص ۱۱۲۴
iii ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۲، ص ۱۹۴۰

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵

۴۔ ایضاً ۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱

۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵ ۷۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۶۴

(۸۰) عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول :

"اللهم نق من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس "(۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسے کہ تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ گناہوں کی معافی مانگنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا استغفار کرنا بہت پسند ہے۔(۹)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کا گناہوں کی معافی مانگنا بلندی درجات کیلئے ہے ورنہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں۔(۱۰)

☆ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(۱۱)

☆ جس طرح پانی آگ کو ٹھنڈا کردیتا ہے اسی طرح توبہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے والی ہے۔(۱۲)

☆ بندے کو کمال طہارت بدنی وقلبی کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔(۱۳)

۸۔ بخاری، الدعوات، رقم ۶۳۶۸، ص ۵۳۵

۹۔ البقرۃ ۲: ۲۲۲

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۲۲

۱۱۔ ایضاً، ج ۱۵، ص ۳۶۲

۱۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۱۷۷

۱۳۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۳۲

(۸۱) حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

" الطاعم الشاکر بمثل الصائم الشاکر"

قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن غریب (۱۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

۱۴۔ i ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲
ii- بخاری، الاطعمۃ، باب ۵۶، ص ۴۷۰

نقدِ سند:

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے اسے دو مختلف سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سند ابن ماجہ: (i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیہ وعن عبداللہ بن عبداللہ الاموی عن معن بن محمد عن حنظلۃ بن علی الاسلمی عن ابی ہریرۃ عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم.

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبداللہ الرقی حدثنا عبداللہ بن جعفر حدثنا عبد العزیز بن محمد بن محمد عن محمد بن عبداللہ بن ابی حرۃ عن عمہ حکیم بن ابی حرۃ عن سنان بن سنۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

باب بخاری:

امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب

" فیہ عن ابی ہریرۃ عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم "

مسائل ونصائح:

☆روزہ رکھنا بڑی فضیلت کا کام ہے۔

☆بھوک و پیاس اور مصیبت، دکھ اور پریشانی میں صبر سے کام لینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔(۱۵)

☆کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفت ہے۔(۱۶)

☆شکر ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔(۱۷)

☆شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ کر دیتا ہے۔(۱۸)

☆کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ہے۔(۱۹)

☆ہر قسم کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔(۲۰)

☆اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرنا کفران نعمت اور باعث گناہ ہے۔(۲۱)

☆اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ حمد بھی شکر ہے۔(۲۲)

۱۵۔ البقرۃ ۲: ۱۵۳ ۔۔۔ ۱۶۔ الزمر ۳۹: ۳

۱۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۴۵۸ ۔۔۔ ۱۸۔ ابراہیم ۱۴: ۷

۱۹۔ فتح الباری، ج ۹، ص ۵۸۳ ۔۔۔ ۲۰۔ المآئدہ ۵: ۶

۲۱۔ النمل ۲۷: ۴۰ ۔۔۔ ۲۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۴۵۸

خلاصہ بحث

قرآن وحدیث ذریعہ ہدایت ونجات ہیں۔ان دونوں کا اندازِ تبلیغ سب سے اعلیٰ ہے۔ چونکہ دونوں کا مقصود لوگوں کو گمراہی سے بچانا اور سیدھی راہ دکھلانا ہے، اس لیے قرآن وحدیث میں زیادہ تر عام فہم اندازِ تبلیغ اپنایا گیا ہے۔ان تمام ذرائع میں امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر دور میں آسان ترین ذریعہ تفہیم رہا ہے۔اور امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر زمانہ میں مقبول ترین ذریعہ رہا ہے۔

اس لیے قرآن مجید میں بہت سارے احکام وامور مثالیں دے کر سمجھائے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی اس ذریعہ کو اپنایا اور لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کیلئے مثالیں بیان فرمائیں۔حدیث کی کوئی کتاب ایسی نہیں ملے گی بلکہ کتب احادیث میں کوئی موضوع ایسا نہیں ہوگا جس میں مثالیں بیان نہ ہوئی ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے ہر مشکل موضوع کو مثال کے ذریعے آسان بنایا اور ہر موضوع کی امثال بیان فرمائیں۔یہ مثالیں بڑی بڑی ضخیم کتب میں بکھری ہوئی ہیں اس لیے امثال الحدیث ایک وسیع موضوع ہے جس کا احاطہ کرنا ایک نہایت مشکل کام ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں اس لیے اس کتاب میں کتب احادیث صحاح ستہ میں سے سب سے بہترین کتاب حدیث صحیح بخاری سے امثال کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔اس کتاب میں امثال الحدیث کو مختلف ابواب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔پھر ہر باب کے تحت مختلف فصول اور فصول میں بھی مختلف عنوان کے تحت امثال الحدیث کو جمع کیا گیا ہے۔

کتاب کے ابواب درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

۱۔معنی ومفہوم اور ضرورت واہمیت ۲۔عقائد

۳۔عبادات ۴۔اخلاق وفضائل

۵۔متفرق

مذکورہ ابواب میں پہلا، تیسرا اور چوتھا باب تین تین فصول اور دوسرا باب پانچ فصول پر مشتمل ہے اور آخری باب متفرقات پر مشتمل ہے۔ فصول کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

باب اول:

۱۔ حدیث، مثال، مسائل اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم

۲۔ امثال الحدیث کی ضرورت و اہمیت

۳۔ امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

باب دوم:

۱۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ　　۲۔ انبیاء علیہم السلام

۳۔ ایمان، کفر، نفاق، فتن　　۴۔ موت، قیامت، جنت، دوزخ

۵۔ متفرق

باب سوم:

۱۔ مالی عبادات　　۲۔ بدنی عبادات (نماز، روزہ، متفرق)

۳۔ لسانی عبادات

باب چہارم:

۱۔ دعوت دین　　۲۔ معاشرتی اخلاقیات　　۳۔ فضائل

سفارشات

☆ مثالوں کے ذریعے بات سمجھنا تفہیم کا بہترین اور سادہ طریقہ ہے اس لیے دین اسلام کی تفہیم کیلئے نبی کریم ﷺ نے جو امثال بیان کی ہیں، ان سے حاصل ہونے والے مسائل، نصیحتوں اور مسائل کو سادہ مفہوم میں بیان کرنا دین فہمی کیلئے ضروری ہے۔اس لیے اس موضوع پر کام وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆ اُمثال الحدیث ایک وسیع اور دقیق موضوع ہے اس لیے اس موضوع پر جامع ومانع انداز میں لکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ اس کتاب میں امثال الحدیث کی تخریج، نقد سند اور مسائل ونصائح کے حوالہ سے گفتگو کی گئی ہے، اور اس موضوع پر دوسرے پہلوؤں سے تحقیق کی ضرورت ہے۔

☆ اس کتاب میں صرف صحیح بخاری کی احادیث پر کام کیا گیا ہے ان کے علاوہ دوسری کتب احادیث کے حوالہ سے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ صحیح بخاری کی امثال پر مسائل ونصائح کے حوالے سے مصنف کے علم وجستجو اور تلاش کی حد تک پہلے کام نہیں ہوا۔اس لیے یہ ایک نیا اور مشکل کام تھا۔البتہ اس موضوع پر آئندہ لکھنے والوں کیلئے یہ کتاب رہنمائی کرے گی۔

☆ اس کتاب میں امثال الحدیث پر مسائل ونصائح کے حوالے سے کام کیا گیا ہے اور امثال الحدیث پر درج ذیل عنوانات کے تحت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ امثال الحدیث میں ترغیبات ۲۔ امثال الحدیث میں ترہیبات

۳۔ امثال الحدیث میں فقہی مسائل

۴۔ امثال الحدیث، مستنبط مسائل اور عصر حاضر میں اطلاق

۵۔ امثال الحدیث، مستقبل کے حالات وواقعات اور امت مسلمہ کا لائحہ عمل

☆ اس کتاب کو تحریر کرنے کیلئے کتب احادیث کی شروح کا مطالعہ بلا تفریق مسلک ومکتبہ فکر کیا گیا ہے اور آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی گذارش ہے کہ وہ ہر مکتبہ فکر ومسلک کے علماء کی کتب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ اس موضوع پر تحقیق اپنی پسند وناپسند سے بالاتر ہو کر کی گئی ہے۔اور مختلف شروح کے

مطالعہ سے جو چیز واضح ہوئی اسے زیب قرطاس کیا گیا ہے۔ اس لیے آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی گذارش ہے کہ وہ دیانتداری سے کتب شروح کا مطالعہ کریں، اور جو چیز تحقیق میں واضح ہو، اسے بلاکم وکاست منظر عام پر لائیں اور اپنی پسند وناپسند یا مسلکی وابستگی کو تحقیق میں شامل نہ ہونے دیں۔

☆ اس موضوع پر کام کرنے کیلئے زیادہ تر تحقیق کتب شروح حدیث سے کی گئی ہے، کتب شروح کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں سے بھی التماس ہے کہ وہ کتب شروح کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے بھی استفادہ ضرور کریں۔

☆ اس موضوع پر تحقیق کے دوران وہ مثالیں جو فقہی مسائل کے حوالے سے تھیں، ان کے مسائل ونصائح تحریر کرنے میں فقہی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ کتب شروح احادیث کے ساتھ ساتھ دوسری کتب فنون سے بھی استفادہ ضرور کریں۔

☆ علم حدیث کے موضوع پر لکھنے والوں سے التماس ہے کہ اس موضوع پر لکھنے کے ساتھ ساتھ حدیث کی فنی حیثیت پر گفتگو ضرور کریں۔

☆ آج کا دور مختلف فتنوں کے ظہور کا دور ہے۔ جن میں سے فتنہ انکار حدیث اور استخفاف حدیث خاص طور پر پنپ رہے ہیں۔ اس لیے جب بھی احادیث کے موضوع پر کوئی قلم اٹھائے تو ان فتنوں کو ضرور مدنظر رکھے اور حدیث کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کی سعی کرے۔

☆ احادیث کے موضوع پر کام کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ اس موضوع پر کام کرتے ہوئے دو مقصد سامنے رکھیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ۲۔ مخلوق خدا کی رہنمائی کرنا

☆ اس موضوع پر لکھنے والے خود بھی احادیث پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب ضرور دیں۔

☆ کتاب کے قاری اس میں موجود خامیوں کو مؤلف کی خطا اور خوبیوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھیں۔

☆ اس کتاب کے پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ وہ مؤلف اور مؤلف کے اساتذہ کرام کے لیے علم وعمل اور بخشش کی دعا ضرور کریں۔

اشاریہ احادیث

اشاریہ احادیث

مصادر و مراجع

مصادر ومراجع

قرآن حکیم

(۱)ابن ابو حاتم،عبدالرحمٰن،ابو محمد رازی،المراسیل،مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت،ط۲،۱۹۸۲

(۲) ابن ابو حاتم،عبدالرحمٰن،ابو محمد رازی،الجرح والتعدیل،مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ ،حیدرآباد،ط۱،۱۹۵۲

(۳) ابن اثیر، عزالدین علی بن محمد، ابوالحسن الجزری، اسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ،بیروت ،لبنان،ط ۲،۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء

(۴)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دارالمعرفۃ،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء .

(۵)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دارالمعرفۃ،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء .

(۶) ابن حجر عسقلانی ،احمد بن علی ،ابوالفضل شہاب الدین، تقریب التہذیب مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان،۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

(۷)ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی،ابوالفضل شہاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ نشرالکتب الاسلامیۃلاہور ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

(۸)ابن حجر عسقلانی،احمد بن علی،ابو الفضل شہاب الدین،لسان المیزان،مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ ،حیدرآباد،ط۱،۱۹۶۷

(۹) ابن حنبل، احمد، ابوعبداللہ ، العلل ومعرفۃ الرجال ، مطبوعہ الدارالسلفیہ بومبائی،الہند،ط۱،۱۹۸۸ء

(۱۰) ابن حنبل،احمد،ابوعبداللہ، مسند الامام احمد بن حنبل ،مطبوعۃ دارالفکر

للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت ،لبنان،الطبعة الثانیة، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

(۱۱)ابن حنبل،احمد،ابو عبداللہ، مسند الامام احمد بن حنبل،مطبوعة المطبعۃالمیمنیۃ، القاھرہ، المصر، ۱۳۱۳ھ

(۱۲) ابن خیاط، ابو عمرو ، خلیفہ، الطبقات ،مطبوعہ دارطیبۃ الریاض ، السعودیۃ ،ط ۱، ۱۹۸۲ء

(۱۳)ابن سعد، محمد، ابوعبداللہ، الطبقات الکبریٰ،مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان، ۱۹۶۰ء

(۱۴) ابن عباس، عبداللہ، تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۱۵)ابن عدی ، عبداللہ، ابواحمد الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، مطبوعہ دارالفکر بیروت ، لبنان، ط ۱، ۱۹۸۴ء

(۱۶) ابن ماجہ،محمد بن یزید ،ابو عبداللہ،سنن ابن ماجہ (موسوعۃ الحدیث الشریف)،مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

(۱۷)ابن معین،یحییٰ،ابو زکریا،معرفۃ الرجال،مطبوعہ مجمع اللغۃ العربیہ،دمشق،ط ۱، ۱۹۸۵

(۱۸)ابن مدینی، علی بن عبداللہ بن جعفر ، ابوالحسن السعدی، العلل، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ، لبنان، ط ۲ ۱۹۸۰ء .

(۱۹) ابن نجیم، زین الدین حنفی،البحر الرائق ، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ

(۲۰) ابن ھمام، کمال الدین ، فتح القدیر ، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر .

(۲۱) ابو داود ،سلیمان بن اشعث،السجستانی،سنن ابی داؤد(موسوعۃ الحدیث الشریف)،مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم

۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۲۲) ابوزرعة ، عبدالرحمن بن عمرو، الدمشقی، تاریخ ابی زرعة الدمشقی ، مطبوعة جامعه بغداد ، عراق ، ۱۹۷۳ء .

(۲۳) الازہری، محمد کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن ،مطبوعه ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۴۰۰ھ

(۲۴) الطحان ،محمود، تیسیر مصطلح الحدیث(اردو)، مطبوعه مکتبه قدوسیه لاہور،ط۲، ۱۹۹۹ء

(۲۵)امجدی، شریف الحق ، نزہة القاری شرح صحیح البخاری ، مطبوعه فریدبلک سٹال لاہور ، ط۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۲۶) بابرتی، محمد بن محمود، عنایة علی ھامش فتح القدیر ،مطبوعه نوریه رضویه سکھر

(۲۷)بجنوری، احمد رضا، انوارالباری شرح صحیح البخاری ، ادارة تالیفات اشرفیه ملتان ، ۱۴۲۵ھ ء

(۲۸)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبدالله،التاریخ الصغیر،مطبوعه دار المعرفة بیروت،لبنان،ط۱،۱۹۸۶ء

(۲۹)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبدالله،التاریخ الکبیر،مطبوعه دائرةالمعارف العثمانیه،حیدرآباد،الهند،ط۱،۱۹۴۳ء

(۳۰)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الجامع الصحیح البخاری(موسوعة الحدیث الشریف) ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع ،الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۳۱)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الجامع الصحیح للبخاری،مطبوعه محمد علی صبیح القاهره،المصر

(۳۲)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الضعفاء الصغیر،مطبوعه دارالمعرفه

بیروت،ط ا،۱۹۸۶ء

(۳۳)برقانی،احمد بن محمد،ابوبکر،سئوالات البرقانی للدارقطنی،مطبوعہ نشرۃ احمد میاں تھانوی لاھور،پاکستان،ط ا،۱۹۸۴ء

(۳۴)بیھقی ،احمدبن الحسین، ابوبکر، شعب الایمان ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان،ط ا ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

(۳۵) ترمذی،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،الجامع الترمذی(موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۳۶)ترمذی،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،علل الترمذی،مطبوعہ عالم الکتب بیروت،ط ا،۱۹۸۹ء

(۳۷) تھانوی، شیخ محمد،التقریرات الرائعۃ علی النسائی علی ھامش سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی

(۳۸)جوزجانی،ابراھیم،ابو اسحاق،احوال الرجال،مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت،ط ا،۱۹۸۵ء

(۳۹)حاکم نیشا پوری،محمد بن عبداللہ،ابوعبداللہ،سوالات الحاکم النیسا بوری للدار قطنی،مطبوعہ مکتبۃ المعارف ،الریاض،ط ا،۱۹۸۴ء

(۴۰)حصکفی، محمد بن علی ، در مختار علی ھامش ردالمحتار ،مطبوعہ مطبع عثمانیہ، استنبول ، ۱۳۲۷ھ

(۴۱) ختلی، ابراھیم بن عبداللہ ، ابواسحاق، سؤالات ابن جنید،مطبوعہ مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ، السعودیۃ، ۱۹۸۸ء

(۴۲) خطابی ، حمد بن محمد ، ابوسلیمان ،معالم السنن شرح سنن ابی داؤد ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان،ط ا ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء

(۴۳)خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابوبکر، تاریخ بغداد،مطبوعہ مکتبۃ الخانجی

القاهرة، ط ۱ ،۱۹۳۰ء

(۴۴) دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن، الضعفاء والمتروکین ، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان ،۱۹۸۴ء

(۴۵)دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن،العلل،مطبوعہ دار طیبة الریاض،ط ۱،۱۹۸۵ء

(۴۶) دارمی ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن،ابو محمد،سنن دارمی،،مطبوعہ دارالمغنی للنشر والتوزیع ،الریاض،السعودیہ،ط ۱،۱۴۲۱ھ /۲۰۰۰ء

(۴۷)دارمی،عثمان بن سعید،تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین،مطبوعہ مرکز البحث العلمی مکة المکرمة،ط ۱،۱۹۸۰ء

(۴۸)دشتانی، محمد بن خلفہ، ابوعبداللہ ، اکمال اکمال العلم، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ، لبنان

(۴۹)ذهبی،احمد بن عثمان،ابو عبدالله،میزان الاعتدال فی نقد الرجال،مکتبة عیسیٰ البابی الحلبی القاهره،ط ۱،۱۹۶۳ء

(۵۰)ذهبی، محمد بن احمد ، شمس الدین ،سیر اعلام النبلاء ، مطبوعہ دارالفکر بیروت ،لبنان،ط ۱،۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء.

(۵۱)رضوی، محمود احمد ، فیوض الباری شرح صحیح البخاری ، مطبوعہ مکتبہ رضوان لاهور ، معلوم ندارد .

(۵۲) سبکی، محمد خطاب ، محمود، المنهل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد ، مطبوعہ مؤسسة التاریخ العربی بیروت،لبنان

(۵۳)سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن،مطبوعہ فرید بک سٹال لاهور، ط ۳، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء

(۵۴) سعیدی، غلام رسول ،تذکرة المحدثین، ط ۲، مطبوعہ فرید بک سٹال لاهور

۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

(۵۵)سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط ۹، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء.

(۵۶) سندھی، حاشیۃ سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، معلوم ندارد

(۵۷)سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر ،جلال الدین ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی، ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء.

(۵۸) سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر،جلال الدین، زہر الربی علی ہامش سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ،معلوم ندارد

(۵۹) شاذلی ، علی بن سلیمان ، نفع قوت المغتذی علی ہامش جامع الترمذی، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

(۶۰)شامی، محمد امین ،ابن عابدین، ردالمحتار علی در المختار ،مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول ، ۱۳۲۷ھ

(۶۱)عبدالرزاق، ابن الھمام، ابوبکر الصنعانی، المصنف، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ط ۱، ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء

(۶۲)عثمانی، شبیر احمد ،فتح الملہم، مطبوعہ مکتبۃدارالعلوم کراچی، کراچی، ۱۴۲۴ھ

(۶۳)عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن ، مطبوعہ دارالعلوم کراچی، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء

(۶۴)عجلی،احمد بن عبداللہ،ابو الحسن،تاریخ الثقات،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،ط ۱،۱۹۸۴ء

(۶۵)عظیم آبادی، شمس الحق ، ابوطیب ،عون المعبود شرح سنن ابی داؤد

،مطبوعه دارالفکر بیروت، لبنان، ط ۱،۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

(۶۶)عقیلی،محمد بن عمرو،ابو جعفر،الضعفاء الکبیر،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،ط ۱،۱۹۸۴ء

(۶۷)علوی ، عبدالرؤف، مختصر شرح جامع ترمذی،مطبوعہ مکتبۃ العلم لاھور

(۶۸)علی قاری، بن سلطان ، ملّا ، مرقات، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ۱۳۹۰ھ

(۶۹)عینی،محمود ،ابومحمد بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ، مطبوعہ دارالحدیث ملتان ،معلوم ندارد

(۷۰) کاسانی، ابوبکر بن مسعود، علاؤ الدین، بدائع الصنائع ،مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۴۰۰ھ

(۷۱)کاندھلوی ، زکریا بن یحیٰ ، محمد ، بذل المجھود فی حل ابی داؤد، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان

(۷۲)کاندھلوی ، محمد ادریس ، حجیت حدیث ، مطبوعہ ایم ثناء اللہ خان اینڈ سنز ریلوے روڈ لاھور

(۷۳) کشمیری، محمد انور شاہ، العرف الشذی شرح سنن الترمذی، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ،ط ۱ ، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

(۷۴)مبارکپوری ، عبدالرحمن ، ابوالعلاء محمد، تحفۃ الاحوذی ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ، ط۳، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

(۷۵)مزی،جمال الدین یوسف،ابوالحجاج،تھذیب الکمال فی اسماء الرجال،مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت،ط۱،۱۹۹۲ء

(۷۶) مسلم ،ابن حجاج،القشیری،الجامع الصحیح المسلم(موسوعۃ الحدیث الشریف)،مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم

۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۷۷)مودودی، ابوالاعلیٰ ،تفہیم القرآن ، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن ، لاہور ،ط۱، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

(۷۸) نسائی، احمد بن علی بن شعیب، ابوعبدالرحمن، الضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دارالمعرفة،بیروت،لبنان،۱۹۸۶ء

(۷۹) نسائی،شعیب بن علی،ابوعبدالرحمن احمد ،سنن النسائی (موسوعة الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۸۰)نووی ، یحیٰ بن شرف، ابوزکریا، شرح صحیح مسلم للنووی ، مطبوعہ مکتبة الغزالی دمشق / مؤسسة مناهل العرفان بیروت،لبنان

(۸۱)وحید الزمان خان ، مختصر شرح نووی مترجم ، مطبوعہ خالد احسان پبلشرز لاہور، ط۱، ۱۹۸۱ء

(۸۲)وحید الزمان خان، فوائدسنن ابن ماجہ علی ھا مش سنن ابن ماجہ، مطبوعہ مہتاب کمپنی لاہور

کتب لغات

(۸۳)ابن منظور، محمد بن مکرم ، ابوالفضل جمال الدین الافریقی المصری، لسان العرب ، مطبوعه دار صادر بیروت، لبنان

(۸۴) احمد رضا، معجم متن اللغۃ ، مطبوعہ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت ، لبنان ، ۱۹۵۸ء

(۸۵) اصفہانی، حسین، ابوالقاسم راغب، المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ دارالفکر بیروت ، لبنان

(۸۶) امین، محمد ترقی ، المعجم الوسیط ، مطبوعہ اشرف علی الطبع حسن علی عطیہ دارالفکر بیروت ، لبنان

(۸۷)بلیاوی ،عبدالحفیظ ، ابوالفضل ،مصباح اللغات ، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۹۸۲ء

(۸۸) پرویز، غلام احمد، لغات القرآن ، مطبوعہ ادارہ طلوع اسلام لاہور ،۱۹۶۰ء

(۸۹)جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ ، مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت، لبنان ، ط ۲ ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

(۹۰)زبیدی، محمدمرتضیٰ ، ابوفیض ، تاج العروس من جواہر القاموس،مطبوعہ دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع ،بیروت، لبنان ، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء

(۹۱)سرہندی، وارث، علمی اردو لغات جامع ،علمی کتاب خانہ لاہور

(۹۲)غیاث الدین، محمد ،غیاث اللغات ، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(۹۳)فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط ، مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان

(۹۴)فیروز الدین ،فیروز اللغات (اردو) جامع نیا ایڈیشن،مطبوعہ فیروز سنز لاہور ، ۱۹۶۷ء

(۹۵)قاسمی، وحید الزمان ، القاموس الوحید ، ادارہ اسلامیات لاہور کراچی ،ط ا،۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

(۹۶)قاضی ، زین العابدین ، قاموس القرآن،مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، ۱۹۷۸ء

(۹۷) کریم الدین، کریم اللغات مع اضافہ عظیم اللغات ، مطبوعہ مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء

(۹۸)وحید الزمان ، لغات الحدیث ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

(۹۹)یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد (عربی) ، مطبوعہ دارالمشرق بیروت، لبنان، ط ۲۱، ۱۹۷۳ء

(۱۰۰)یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد (عربی اردو)،مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ، ط ۱۱، ۱۹۹۴ء

صاحب تصنیف

نام : مفتی محمد کریم خان بن محمد لقمان خان

ولادت : 20اپریل1980ء

تعلیم : ا۔Ph.Dعلوم اسلامیہ (سکالر)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، (2007ء)

۲۔ایم فل علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2006ء)

۳۔ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2004ء)

۴۔ایم اے اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، (2003ء)

۵۔ایم اے تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2001ء)

۶۔تخصص فی الفقہ (مفتی کورس)، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2001ء)

۷۔شہادۃ العالیہ فی العربیۃ والاسلامیہ، تنظیم المدارس پاکستان، (2000ء)

۸۔تکمیل درسِ نظامی، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2000ء)

تحقیقی کام: ا۔قصص الحدیث (تعلیمی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی پہلو) کا تجزیاتی مطالعہ اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق (مقالہ Ph.D)

۲۔امثال الحدیث۔۔۔عبر و نصائح (مقالہ ایم فل)

۳۔سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ایک عظیم مدبر حکمران (مقالہ شہادۃ العالیہ)

۴۔قانونِ وراثت ایکٹ اور شریعت اسلامیہ کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ علما اکیڈمی)

۵۔امثال صحیح بخاری ۶۔امثال صحیح مسلم ۷۔امثال جامع ترمذی

۸۔مختلف مجلات و رسائل میں 30 سے زائد تحقیقی مضامین

مناصب: ا۔صدر، اسلامک ریسرچ کونسل پاکستان

۲۔پرنسپل، جامعہ علمیہ، لاہور

جلوۂ دستِ قدرت
رسائل بارہ میلادِ مصطفیٰ
چار زندہ نبی
سیرت غوثِ اعظم
جہانِ انبیاء
راہنمائے نقابت
مکاشفۃ القلوب
خطباتِ مجددیہ
خطباتِ نورانی
نورانی حکایات
شانِ حبیب الباری
قبروں کے حالات
مسلمان کا عقیدہ
تواریخ حبیب الٰہ
تاریخ گوجراں
تذکرۃ الاولیاء
سفرِ آخرت اور ہماری ذمہ داریاں